سرکاری رپورٹ

ساتواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

منعقدہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱-	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲-	وقفہ سوالات	۲
	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
۳-	رخصت کی درخواستیں	۳۴
۴-	تحریک منجانب ڈاکٹر کلیم اللہ خان	۳۵
۵-	اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت سال ۱۹۹۲-۱۹۹۳ء	۳۶

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر ---------------- عبدالوحید بلوچ
۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ------------ ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ---------------- مسٹر اختر حسین خان

۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ------------ محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۴ء بمطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ (بروز دوشنبہ)

زیر صدارت جناب ارجن داس بگٹی - ڈپٹی اسپیکر

بوقت گیارہ بج کر پچاس منٹ (قبل دوپہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

ترجمہ - اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو۔ اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل یعنی فردائے قیامت کے لیے کیا سامان بھیجا ہے۔ اور ہم پھر کہتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں۔

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر - وقفہ سوالات۔ جناب سید شیر جان صاحب اپنا سوال نمبر ۲۰۲ دریافت فرمائیں۔ معزز ممبر تشریف نہیں رکھتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال نمبر ۲۰۳ بھی سید شیر جان صاحب کا ہے غالباً معزز رکن تشریف نہیں رکھتے۔ اب سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

X ۲۰۲ **سید شیر جان بلوچ** - کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے

کہ صوبہ بلوچستان کے مختلف ڈویژن اور اضلاع میں گندم کی سپلائی کن کن ذرائع سے کی جاتی ہے اور ان کا طریقہ کار کی تفصیل بھی دی جائے نیز سال ۱۹۹۳ء سے اب تک یہ سپلائی کن کن ٹھیکیداروں کے ذریعے عمل میں لائی جارہی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک ۔ ہر سال تقریباً تین لاکھ ٹن گندم صوبہ میں قائم ۴۴ خوراک کے مراکز سے مقررہ قیمت پر جاری کی جاتی ہے۔ تیس سے چالیس ہزار ٹن گندم صوبہ کے نصیر آباد ڈویژن کی ہے فاضل پیداوار کے علاقے سے خرید کی جاتی ہے۔ جب کہ بقیہ گندم مرکزی حکومت کے توسط سے پاکستان کے دوسرے صوبوں اور درآمد شدہ گندم سے حاصل کی جاتی ہے۔ گندم کو صوبہ سے مختلف مراکز تک پہنچانے کے لیے ریل گاڑی اور سڑک کے راستے استعمال کے جاتے ہیں۔ جب کہ ساحلی علاقوں کے لیے گندم کراچی سے بحری جہاز کے ذریعے پہنچائی ہے۔

سڑک کے ذریعہ گندم کی ڈھلائی کے لیے مروجہ طریقہ کار سے ٹھیکہ جات جاری کئے جاتے ہیں۔ سال ۹۴-۱۹۹۳ اور ۹۵-۱۹۹۴ کے لیے دیئے گئے ۷۴ ٹھیکہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فہرست ٹھیکیداران محکمہ خوراک برائے سال ۹۴-۱۹۹۳

نمبر شمار	روٹ	نام ٹھیکیدار
۱۔	پورٹ قاسم تا تربت	میسرز یو۔ ایس ٹریڈرز
۲۔	پورٹ قاسم تا خضدار	شمریز خان
۳۔	احمد پور ایسٹ تا کوئٹہ	شمریز خان
۴۔	ملتان زون تا کوئٹہ	شمریز خان
۵۔	خانیوال زون تا کوئٹہ	شمریز خان
۶۔	لیہ زون تا کوئٹہ	شمریز خان
۷۔	خان پور تا کوئٹہ	شمریز خان
۸۔	ملتان تا لورالائی	وسیم اینڈ جاوید
۹۔	ملتان تا ژوب	وسیم اینڈ جاوید
۱۰۔	لیہ تا لورالائی	وسیم اینڈ جاوید

۱۱-	خیرپور تا حب	امجد اینڈ شاہد ٹریڈرز
۱۲-	پورٹ قاسم تا حب	شمریز خان
۱۳-	شپمنٹ (Shipment)	یو۔ایس ٹریڈرز
۱۴-	اوستہ محمد تا کوئٹہ	امیرجان سومرو
۱۵-	ڈیرہ مراد جمالی تا کوئٹہ	امجد اینڈ شاہد
۱۶-	سبی تا کوئٹہ	یوایس ٹریڈرز
۱۷-	ڈیرہ اللہ یار تا کوئٹہ	یوایس ٹریڈرز
۱۸-	کوئٹہ تا پشین	وسیم اینڈ جاوید
۱۹-	کوئٹہ تا چمن	سید فضل محمد
۲۰-	کوئٹہ تا والبندین	سید عبدالباری
۲۱-	سبی تا ڈھاڈر	امیرجان سومرو
۲۲-	اوستہ محمد تا ڈھاڈر	امیرجان سومرو
۲۳-	اوستہ محمد تا بختیار آباد	امیرجان سومرو
۲۴-	ڈیرہ مراد جمالی بختیار آباد	امیرجان سومرو
۲۵-	ڈیرہ بگٹی تا کاہان	راجہ بہادر
۲۶-	تربت تا گوادر	سید فضل محمد
۲۷-	کوئٹہ تا پنجگور	سید فضل محمد
۲۸-	مستونگ تا پنجگور	شمریز خان
۲۹-	تربت تا بلیدہ	فضل محمد
۳۰-	تربت تا پنجگور	کودہ یوسف
۳۱-	پسنی تا گوادر	حاجی محمد اقبال
۳۲-	گوادر تا جیونی	حاجی محمد اقبال
۳۳-	تربت تا مند	داد محمد
۳۴-	پسنی تا اورماڑہ	داد محمد

۳۵-	تربت تا پنجگور	یوایس ٹریڈرز
۳۶-	حب تا تربت	یوایس ٹریڈرز
۳۷-	کراچی تا کوئٹہ	شمریز خان
۳۸-	مستونگ تا سوراب	شمریز خان
۳۹-	کوئٹہ تا لاگشت	سید فضل محمد
۴۰-	حب تا خضدار	شمریز خان
۴۱-	مستونگ تا بسیمہ	شمریز خان
۴۲-	مستونگ تا خضدار	شمریز خان
۴۳-	خاران تا واشک	سید فضل محمد
۴۴-	خضدار تا آواران	شمریز خان
۴۵-	کوئٹہ تا مستونگ	شمریز خان
۴۶-	مستونگ تا قلات	شمریز خان
۴۷-	کوئٹہ تا خاران	سید فضل محمد

فہرست ٹھیکیداران محکمہ خوراک برائے سال ۹۵-۱۹۹۴

نمبر شمار	روٹ	نام ٹھیکیدار
۱-	پورٹ قاسم تا تربت	یو-ایس ٹریڈرز
۲-	احمد پور تا کوئٹہ	شمریز خان
۳-	ملتان تا کوئٹہ	شمریز خان
۴-	خانیوال تا کوئٹہ	شمریز خان
۵-	لیہ تا کوئٹہ	شمریز خان
۶-	خان پور تا کوئٹہ	شمریز خان
۷-	ملتان تا لورالائی	شمریز خان
۸-	ملتان تا ژوب	شمریز خان

۹۔ لیہ تالورالائی	شمریز خان
۱۰۔ لیہ تاژوب	شمریز خان
۱۱۔ خیرپور تاحب	شمریز خان
۱۲۔ کراچی تاحب	وسیم اینڈ جاوید
۱۳۔ اوستہ محمد تاکوئٹہ	سید فضل محمد
۱۴۔ ڈیرہ مراد جمالی تاکوئٹہ	سید فضل محمد
۱۵۔ ڈیرہ اللہ یار تاکوئٹہ	سید عبدالولی
۱۶۔ کوئٹہ تاپشین	شمریز خان
۱۷۔ کوئٹہ تاچمن	محمد اسرائیل
۱۸۔ کوئٹہ تادالبندین	سید فضل محمد
۱۹۔ کوئٹہ تانوشکی	سید فضل محمد
۲۰۔ اوستہ محمد تاڈھاڈر	سید فضل محمد
۲۱۔ اوستہ محمد تابختیار آباد	سید فضل محمد
۲۲۔ ڈیرہ مراد جمالی بختیار آباد	سید فضل محمد
۲۳۔ اوستہ محمد تاسبی	سید فضل محمد
۲۴۔ ڈیرہ بگٹی تاکاہان	شیر خان
۲۵۔ تربت تاگوادر	محمد اقبال
۲۶۔ تربت تابلیدہ	عبدالرحمٰن
۲۷۔ پسنی تاگوادر	محمد اقبال
۲۸۔ گوادر تاجیونی	محمد اقبال
۲۹۔ تربت تامند	شیر محمد
۳۰۔ پسنی تااورماڑہ	شیر محمد
۳۱۔ تربت تاتمپ	شیر محمد
۳۲۔ شپمنٹ	سید عبدالولی

۳۳۔ کوئٹہ تا نوشکی	سید فضل محمد
۳۴۔ حب تا خضدار	وسیم اینڈ جاوید
۳۵۔ مستونگ تا خضدار	وسیم اینڈ جاوید
۳۶۔ مستونگ تا سوراب	وسیم اینڈ جاوید
۳۷۔ مستونگ تا قلات	وسیم اینڈ جاوید
۳۸۔ خضدار تا آواران	وسیم اینڈ جاوید
۳۹۔ کوئٹہ تا مستونگ	وسیم اینڈ جاوید
۴۰۔ خاران تا واشک	سید فضل محمد
۴۱۔ کوئٹہ تا واشک	سید فضل محمد
۴۲۔ کوئٹہ تا لاگشت	سید فضل محمد
۴۳۔ کوئٹہ تا خاران	سید فضل محمد
۴۴۔ کراچی کوئٹہ	امجد اینڈ شاہد
۴۵۔ سپرویژن آف ڈسپیچ از کراچی	عبدالسلام

X **۲۰۳ سید شیر جان بلوچ** - کیا وزیر ماہی گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ جاپان سے ملنے والے انجن ماہی گیروں کو دیئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ انجن کس شرائط پر کن کن لوگوں کو دیئے گئے ہیں ان کے اسم ولدیت اور دیگر کوائف کی تفصیل دی جائے۔

وزیر ماہی گیری - جی ہاں یہ بالکل درست ہے کہ حکومت جاپان سے ملنے والے انجن بلوچستان کے ماہی گیروں کو ۸۰ فیصد رعایتی قیمت پر تقسیم کئے جا رہے ہیں

محکمہ ھذا نے اب تک جن ماہی گیروں کو انجن تقسیم کئے ہیں ان کی تفصیل بلحاظ علاقہ درج ذیل ہے۔

علاقہ پسنی

نمبر شمار	ماہی گیر کا نام بمعہ ولدیت	فشنگ لائسنس نمبر انجن جو دیا گیا
۱۔	امام بخش ولد محبت	BFD 5746 2TMG(26.H.P)
۲۔	دلسور ولد شمبے	BFD 6794 2TMG(26H.P)
۳۔	میر احمد	BFD 1127 3TMG(39H.P)
۴۔	بہادر ولد دین محمد	BFD 6262 3TMG(39H.P)
۵۔	محمد یعقوب ولد کریم بخش	BFD 1102 3TMG(39H.P)
۶۔	اللہ بخش ولد مالی	BFD 6818 4TMG(52HP)
۷۔	داد محمد ولد رزق	BFD1352 4TMG(52HP)
۸۔	بلوچ خان ولد صالح	BFD 4540 4TMG(52HP)
۹۔	مالی ولد اللہ داد	BFD 1275 4TMG(52HP)
۱۰۔	دلیل ولد فیض محمد	BFD 1388 4TMG(52HP)
۱۱۔	عیسیٰ ولد شبنے	BFD 5717 4TMG(52HP)
۱۲۔	خیل احمد ولد یعقوب	BFD 6389 4TMG(52HP)
۱۳۔	عبدالحلیم ولد فقیر محمد	BFD 6836 4TMG(52HP)
۱۴۔	بشیر ولد عمر	BED 7065 2TMG(26H.P)
۱۵۔	عبدالحلیم ولد فقیر محمد	BED 6795 4CHE(70H.P)
۱۶۔	صبروق ولد نائیک داد	BED 6704 4CHE(70H.P)
۱۷۔	الیاس ولد فیض محمد	BED 1393 4CHE(70H.P)
۱۸۔	فقیر جان ولد میر محمود	BED 7066 4CHE(70H.P)
۱۹۔	عبدالطیف ولد مولا بخش	BED 6702 6CHE(105H.P)
۲۰۔	محمد اشرف ولد مراد بخش	BED 5489 6CHE(105H.P)
۲۱۔	دین محمد ولد داشن	BED 5510 (15H.P)

۲۲-	نور محمد ولد میر	1181	BED	(15H.P)
۲۳-	غلام حسین قادری	6292	BED	(15H.P)
۲۴-	نوکاپ ولد علی	1161	BED	(15H.P)
۲۵-	عیسیٰ ولد جمعہ	1103	BED	(15H.P)
۲۶-	بشیر احمد شیخ عبدالرحیم	1012	BED	(15H.P)
۲۷-	جمعہ ولد نصیبو	1305	BED	(15H.P)
۲۸-	بابو شیخ محمد حسین	1282	BED	(15H.P)
۲۹-	دل واش ولد بہادر	5741	BED	(15H.P)
۳۰-	امیرک ولد مبارک	4503	BED	(15H.P)
۳۱-	بشیر احمد ولد بہادر	7064	BED	(15H.P)
۳۲-	میراب ولدو	5763	BED	(15H.P)
۳۳-	اللہ داد ولد آرام	6757	BED	(15H.P)
۳۴-	قادر بخش ولد علی محمد	6800	BED	(15H.P)
۳۵-	صادق ولد سیتق	98	BED	(5H.P)
۳۶-	غلام حسین ولد شیخ عبدالرحیم	5430	BED	(15H.P)
۳۷-	اعجاز ولد محمد	6754	BFD	(15H.P)
۳۸-	عبدالمجید ولد دین محمد	1053	BED	(15H.P)
۳۹-	محمد ولد عرضو	1042	BED	(15H.P)
۴۰-	جمعیت ولد کریم خان	6777	BED	(15(15H.P)
۴۱-	غلام حیدر ولد عبدالکریم	1212	BED	(15H.P)
۴۲-	نوبل ولد مرزا پنڈو	6296	BED	(15H.P)
۴۳-	میرجان ولد نوشاد	7108	BED	(15H.P)
۴۴-	محمد اکبر ولد برات	1051	BED	(15H.P)
۴۵-	خیر محمد ولد خدا بخش	1203	BED	(15H.P)

۴۶-	ظہور احمد ولد خدا بخش	BED 5721	(15H.P)
۴۷-	حمزہ ولد فقیر محمد	BED 5779	(15H.P)
۴۸-	پٹیل ولد ہنشمے	BED 1261	(15H.P)
۴۹-	سبزل ولد دوشدل	BED 5997	(15H.P)
۵۰-	فقیر محمد ولد شیر محمد	BED 1055	(15H.P)
۵۱-	قادر ولد اللہ داد	BED 1280	(15H.P)
۵۲-	عبداللہ ولد پنڈوک	BED 1143	(15H.P)
۵۳-	محمد ولد عیسیٰ	BED 1286	(15H.P)
۵۴-	شراف ولد احمد	BED 5598	(15H.P)
۵۵-	عبدالرزاق ولد علی محمد	BED 1099	(15H.P)
۵۶-	محمد امین ولد عبدالکریم	BED 1170	(15H.P)
۵۷-	ابراہیم ولد شراف	BED 5542	(15H.P)
۵۸-	محمد سلیم ولد جمال	BED 7071	(15H.P)
۵۹-	تاج محمد ولد دوشنبے	BED 6803	(15H.P)
۶۰-	محمد سعید ولد عاشق	BED 7104	(15H.P)
۶۱-	میر ولد جمال	BED 6783	(15H.P)
۶۲-	رشید ولد گوادام	BED 5748	(15H.P)
۶۳-	گل شیر ولد عاشق	BED 1110	(15H.P)
۶۴-	محمد شریف ولد اللہ داد	BED 5790	(15H.P)
۶۵-	غلام رسول ولد سواتی	BED 1018	(15H.P)
۶۶-	اللہ داد ولد اسمٰعیل	BED 5493	(15H.P)
۶۷-	محمد عمر ولد سوالی	BED 3713	(15H.P)
۶۸-	واجو ولد میری	BED 6344	(15H.P)
۶۹-	جمعیت ولد اسمٰعیل	BED 5758	(15H.P)

۷۰-	فیض محمد ولد نذر محمد	(15H.P) BED 1003
۷۱-	گامی ولد شمبے	(15H.P) BED 1308
۷۲-	بادل ولد ولی محمد	(15H.P) BED 7126
۷۳-	دین محمد ولد حاجی	(15H.P) BED 1149
۷۴-	ایوب ولد مجید	(15H.P) BED 6394
۷۵-	سوالی ولد غمانی	(15H.P) BED 1114
۷۶-	میرداد ولد قادرداد	(15H.P) BED 6393
۷۷-	سرادو ولد حمزہ	(15H.P) BED 5511
۷۸-	شیروک ولد یوسف	(15H.P) BED 5525
۷۹-	مانجو ولد شمبے	(15H.P) BED 6396
۸۰-	نوردین ولد حاجی	(15H.P) BED 1379
۸۱-	رازق ولد گن گن	(15H.P) BED 1370
۸۲-	حبیب ولد عبداللہ	(15H.P) BED 6381
۸۳-	نیک بخت	(15H.P) BED 1338
۸۴-	حبیب ولد عروب	(15H.P) BED 5599
۸۵-	مسافر ولد خلیل داد	(15H.P) BED 1381
۸۶-	چھوٹا ولد صالح محمد	(15H.P) BED 5571
۸۷-	دادو ولد بشیر	(15H.P) BED 5552
۸۸-	ابراہیم ولد موسیٰ	(15H.P) BED 6387
۸۹-	ولی محمد ولد سید محمد	(15H.P) BED 5546
۹۰-	واجو ولد شاروک	(15H.P) BED 6845
۹۱-	قمبر ولد ولی محمد	(15H.P) BED 7135
۹۲-	خدابخش ولد حمزہ	(15H.P) BED 5725
۹۳-	نورجان ولد عاشق	(15H.P) BED 7136

۹۴-	سوالی ولد شیر محمد	BED 1356	(15H.P)
۹۵-	پٹھان ولد داد	BED 1347	(15H.P)
۹۶-	معیار ولد روشن	BED 7137	(15H.P)
۹۷-	فیض محمد ولد فقیر	BED 5580	(15H.P)
۹۸-	شیروک شاہ مراد	BED 7129	(15H.P)
۹۹-	دل قرار ولد دوشمبے	BED 7128	(15H.P)
۱۰۰-	دلمراد ولد محبت	BED 6258	(15H.P)
۱۰۱-	رسول بخش ولد علی محمد	BED 1206	(15H.P)
۱۰۲-	محمود ولد بادل	BED 1231	(15H.P)
۱۰۳-	مالک داد ولد میرداد	BED 6795	(15H.P)
۱۰۴-	عبدالحسین ولد نذر	BED 1257	(15H.P)
۱۰۵-	واحد بخش ولد قادر بخش	BED 5423	(15H.P)
۱۰۶-	حاجی ولد شیر خان	BED 5708	(15H.P)
۱۰۷-	اقبال ولد بابک	BED 1150	(15H.P)
۱۰۸-	محمد رفیق ولد عبدالنصیر	BED 5494	(15H.P)
۱۰۹-	محمد رحیم ولد گنگو زار	BED 1036	(15H.P)
۱۱۰-	مولا بخش ولد غوث	BED 1008	(15H.P)
۱۱۱-	بادل ولد سیفو	BED 6766	(15H.P)
۱۱۲-	الٰہی بخش ولد واجو	BED 1080	(15H.P)
۱۱۳-	ثناء ولد تلا	BED 1322	(15H.P)
۱۱۴-	اشرف ولد سلمان	BED 1349	(15H.P)
۱۱۵-	بلوچ ولد سوالی	BED 7069	(15H.P)
۱۱۶-	نور بخش ولد میا خان	BED 1538	(15H.P)
۱۱۷-	شیر خان ولد اللہ	BED 5780	(15H.P)

۱۱۸-	ریاض ولد عبدالحکیم	1517	BED	(15H.P)
۱۱۹-	امام بخش ولد موسل	5436	BED	(15H.P)
۱۲۰-	گل محمد ولد موسل	6824	BED	(15H.P)
۱۲۱-	محمد سعید ولد بہادر	5427	BED	(15H.P)
۱۲۲-	نور بخش ولد فیض محمد	1025	BED	(15H.P)
۱۲۳-	یوسف ولد خلیل داد	1148	BED	(15H.P)
۱۲۴-	خدائیداد ولد آدم	6708	BED	(15H.P)
۱۲۵-	عروب ولد آدم	1306	BED	(15H.P)
۱۲۶-	ذعباد ولد چوٹا	1437	BED	(15H.P)
۱۲۷-	اللہ دوست ولد داد محمد	5796	BED	(15H.P)
۱۲۸-	علی محمد ولد حسن	6289	BED	(15H.P)
۱۲۹-	مصری ولد شیران	5595	BED	(15H.P)
۱۳۰-	محمد اکمل ولد حسن	1226	BED	(15H.P)
۱۳۱-	گل جان ولد ہشمیے	6787	BED	(15H.P)
۱۳۲-	داود ولد سید محمد	1350	BED	(15H.P)
۱۳۳-	دل شاق ولد گن گین	1156	BED	(15H.P)
۱۳۴-	کہور ولد نوکاب	7131	BFD	8H.P
۱۳۵-	بلال ولد اللہ داد	5760	BFD	8H.P
۱۳۶-	سوالی ولد اللہ داد	1087	BFD	8H.P
۱۳۷-	عبدالغفور ولد دلیل	7107	BFD	8H.P
۱۳۸-	محمد ولد عبدل	1073	BFD	8H.P
۱۳۹-	اسمٰعیل ولد بابو	1119	BFD	8H.P
۱۴۰-	شیدی ولد داشی	5459	BFD	8H.P
۱۴۱-	حمید ولد ہاشمی	6295	BFD	8H.P

۱۴۲-	قادر بخش ولد موسیٰ	8H.P BFD 1200
۱۴۳-	پاٹو ولد عمر	8H.P BFD 6756
۱۴۴-	حسن ولد ہشمیے	8H.P BFD 6759
۱۴۵-	ہادو ولد محمد	8H.P BFD 5768
۱۴۶-	نادل ولد مالک	8H.P BFD 1031
۱۴۷-	فیروز ولد محمد عمر	8H.P BFD 6758
۱۴۸-	عبدالرسول ولد سلام الدین	8H.P BFD 1041
۱۴۹-	کالا خان ولد جمعہ خان	8H.P BFD 5408
۱۵۰-	سوالی ولد فقیر محمد	8H.P BFD 1116
۱۵۱-	غلام قادر ولد مراد	8H.P BFD 6252
۱۵۲-	عمر ولد یوسف	8H.P BFD 7073
۱۵۳-	محبوب ولد ابوبکر	8H.P BFD 7078
۱۵۴-	اللہ بخش ولد عمر	8H.P BFD 6817
۱۵۵-	علی محمد ولد باران	8H.P BFD 6812
۱۵۶-	عدن ولد عثمان	8H.P BFD 5555
۱۵۷-	دیداگ ولد مسکان	8H.P BFD 6839
۱۵۸-	غلام قادر ولد فولاگ	8H.P BFD 6707
۱۵۹-	شفیع محمد ولد رمضان	8H.P BFD 6787
۱۶۰-	ساحل ولد مراد	8H.P BFD 6847
۱۶۱-	والاکو ولد کہنگی	8H.P BFD 1395
۱۶۲-	فیض محمد ولد شامی	8H.P BFD 5534
۱۶۳-	گلاب ولد عاشق	8H.P BFD 1344
۱۶۴-	بشام ولد دلیل	8H.P BFD 5531
۱۶۵-	سخی داد ولد محمود	8H.P BFD 5547

۱۶۶-	حامل ولد ٹیمل	8H.P BFD 5558
۱۶۷-	محمد عمر ولد رسول بخش	8H.P BFD 1028
۱۶۸-	لال بخش ولد شاء	8H.P BFD 6849
۱۶۹-	نواب ولد احمد	8H.P BFD 5503
۱۷۰-	عبدالغنی ولد حیات	8H.P BFD 1194
۱۷۱-	محمد حسن ولد اوسیڈ	8H.P BFD 6761
۱۷۲-	فدا ولد عبدالغفور	8H.P BFD 6784
۱۷۳-	بلال ولد ہشمے	8H.P BFD 5711
۱۷۴-	عبدالرحیم ولد اللہ داد	8H.P BFD 7110
۱۷۵-	دلمراد ولد غورچ	8H.P BFD 5529
۱۷۶-	صابر ولد محمد مراد	8H.P BFD 5539
۱۷۷-	گھورام ولد عثمان	8H.P BFD 6831
۱۷۸-	سفرخان ولد ہشق	8H.P BFD 1429
۱۷۹-	پاٹو ولد بھاٹو	8H.P BFD 1525
۱۸۰-	دلواش ولد صالح	8H.P BFD 1525
۱۸۱-	شوہاز ولد ہشنمے	8H.P BFD 6773
۱۸۲-	گمانی ولد سفرخان	8H.P BFD 1517
۱۸۳-	واشبو ولد ولی داد	8H.P BFD 1455
۱۸۴-	پاشو ولد چکر	8H.P BFD 1473
۱۸۵-	چکر ولد پاشو	8H.P BFD 1568
۱۸۶-	ناصر احمد ولد احمد	8H.P BFD 5792
۱۸۷-	نذر محمد ولد عمر	8H.P BFD 1501
۱۸۸-	شیر محمد ولد لال محمد	8H.P BFD 7103
۱۸۹-	لال محمد ولد رب گنج	8H.P BFD 1403

۱۹۰-	دلواس ولد جنگجین	BFD 1498	8H.P
۱۹۱-	حیدر ولد سوالی	BFD 7073	8H.P
۱۹۲-	سمیع ولد خدا بخش	BFD 5739	8H.P
۱۹۳-	عبداللہ ولد مراد	BFD 1302	8H.P

علاقہ گوادر

سیریل نمبر	ماہی گیر کا نام بمعہ ولدیت	فشنگ لائیسنس نمبر	انجن جو دیا گیا
۱-	پیر بخش ولد دل مراد	3783	26H.P
۲-	فدا حسین ولد ہاشم	528	26H.P
۳-	یعقوب ولد حیدر	294	26H.P
۴-	مولا بخش ولد علی	7023	26H.P
۵-	احمد ولد کریم بخش	922	26H.P
۶-	مولا بخش ولد عبداللہ	6152	26H.P
۷-	امام بخش ولد قاسم	5847	26H.P
۸-	نصیر احمد ولد حمزہ	6514	26H.P
۹-	سراج ولد اوگان	6555	26H.P
۱۰-	غلام اکبر ولد اسمٰعیل	6652	26H.P
۱۱-	محمد جان ولد لال بخش	3793	26H.P
۱۲-	محمد شریف ولد ہشمبے	604	26H.P
۱۳-	محمد سلیم ولد غلام حیدر	7035	26H.P
۱۴-	اسمٰعیل ولد حیدر	6575	26H.P
۱۵-	عبدالمجید ولد عبداللہ	921	26H.P
۱۶-	عبدالخالق ولد محمد	5801	26H.P
۱۷-	خورشید ولد ایم ہاشم	909	26H.P
۱۸-	اوگان ولد شاہ دوست	5464	26H.P
۱۹-	مولا بخش ولد الٰہی بخش	7005	26H.P

علاقہ گوادر

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	فشنگ لائسنس نمبر	انجن جو دیا گیا
۱۔	یوسف ولد داود	BFD 730	15H.P
۲۔	خدا بخش ولد قادر بخش	BFD 848	15H.P
۳۔	گل محمد ولد میر دوست	BFD 986	15H.P
۴۔	درویش ولد ولی محمد	BFD 710	15H.P
۵۔	قادر داد ولد قلندر بخش	BFD 539	15H.P
۶۔	شعبان ولد گاجر	BFD 6451	15H.P
۷۔	محمد ولد یوسف	BFD 6206	15H.P
۸۔	محمد علی ولد اسمٰعیل	BFD 6539	15H.P
۹۔	قاسم ولد اسمٰعیل	BFD 821	15H.P
۱۰۔	یعقوب ولد مراد	BFD 626	15H.P
۱۱۔	غنی ولد عبدالصمد	BFD 6494	15H.P
۱۲۔	خلیفہ عمر ولد ہشمبے	BFD 567	15H.P
۱۳۔	جمعیت ولد ہاشم	BFD 609	15H.P
۱۴۔	عطاء اللہ ولد قادر بخش	BFD 6539	15H.P
۱۵۔	قاسم ولد گنگوزار	BFD 724	15H.P
۱۶۔	جمعیت ولد کالیر	BFD 978	15H.P
۱۷۔	یعقوب ولد واشدل	BFD 984	15H.P
۱۸۔	مولا بخش ولد ابراہیم	BFD 616	15H.P
۱۹۔	مصری خان ولد شیران	BFD 6545	15H.P
۲۰۔	عبداللہ ولد عثمان	BFD 602	15H.P
۲۱۔	محمد حسن ولد ابوبکر	BFD 664	15H.P

۲۲-	یوسف ولد ہشمبے	582	BFD	15H.P
۲۳-	رسول بخش ولد اللہ بخش	6527	BFD	15H.P
۲۴-	عزیز ولد قاسم	6540	BFD	15H.P
۲۵-	اسمٰعیل ولد ابراہیم	762	BFD	15H.P
۲۶-	اشرف ولد جمعہ	7020	BFD	15H.P
۲۷-	محمد انور ولد جنگین	930	BFD	15H.P
۲۸-	محمد ولد احمد	6498	BFD	15H.P
۲۹-	حسن ولد عبدل	6204	BFD	15H.P
۳۰-	محمد ابراہیم ولد قاسم	6196	BFD	15H.P
۳۱-	مراد حاصل ولد علی	6460	BFD	15H.P
۳۲-	حسن ولد حابل	525	BFD	15H.P
۳۳-	دوشمبے ولد نعمان	516	BFD	15H.P
۳۴-	احمد ولد عبدالرحیم	962	BFD	15H.P
۳۵-	عباس ولد عامر	560	BFD	15H.P
۳۶-	عید محمد ولد رمضان	613	BFD	15H.P
۳۷-	الٰہی بخش ولد اسحاق	6537	BFD	15H.P
۳۸-	اکبر ولد گنگوزار	667	BFD	15H.P
۳۹-	عبدالواحد ولد اشرف	6470	BFD	15H.P
۴۰-	علی محمد ولد حسن	6531	BFD	15H.P
۴۱-	ہاشم ولد حیدر	6562	BFD	15H.P
۴۲-	نذر محمد ولد احمد	494	BFD	15H.P
۴۳-	عیدوق ولد عیسیٰ	6049	BFD	15H.P
۴۴-	حسن ولد محمد	6036	BFD	15H.P
۴۵-	حمید ولد صدیق	6048	BFD	15H.P

۴۶-	رحیم بخش ولد محمد	369	BFD	15H.P
۴۷-	سید ولد لال محمد	356	BFD	15H.P
۴۸-	غلام ولد داؤد	659	BFD	15H.P
۴۹-	محمود ولد عبداللہ	326	BFD	15H.P
۵۰-	علی ولد نور محمد	303	BFD	15H.P
۵۱-	محمد اکبر ولد قاسم	3800	BFD	15H.P
۵۲-	اللہ بخش ولد قاسم	391	BFD.	15H.P
۵۳-	یوسف ولد ابراہیم	3750	BFD	15H.P
۵۴-	شعبان ولد فدا حسین	6045	BFD	15H.P
۵۵-	عثمان ولد ابوبکر	6202	BFD	15H.P
۵۶-	پیر محمد ولد حسن	6223	BFD	15H.P
۵۷-	نبی بخش ولد سلیمان	6225	BFD	15H.P
۵۸-	اللہ داد ولد خدائیداد	257	BFD	15H.P
۵۹-	ولی محمد ولد عبدالمجید	3715	BFD	15H.P
۶۰-	شاکر علی ولد علی	234	BFD	15H.P
۶۱-	مراد محمد ولد قادر بخش	559	BFD	15H.P
۶۲-	حسن ولد قاسم	191	BFD	15H.P
۶۳-	محمد اسمٰعیل ولد حیدر	190	BFD	15H.P
۶۴-	رمضان ولد شیخ	197	BFD	15H.P
۶۵-	عبدالحکیم ولد محمد	3703	BFD	15H.P
۶۶-	ابو ولد علی	680	BFD	15H.P
۶۷-	رحیم بخش ولد دل واش	213	BFD	15H.P
۶۸-	قادر بخش ولد پنڈے	6538	BFD	15H.P
۶۹-	دوست محمد ولد لال بخش	254	BFD	15H.P

۷۰- رسول بخش ولد عمر	6550	BFD	15H.P
۷۱- علی ولد شیخ	7010	BFD	15H.P
۷۲- عبدالحکیم ولد حسن	6452	BFD	15H.P
۷۳- خلیل احمد ولد حاجی مولا بخش	707	BFD	15H.P
۷۴- سخی داد ولد احمد	6167	BFD	15H.P
۷۵- رجب ولد دوشنبے	777	BFD	15H.P
۷۶- نبی بخش ولد پنڈوق	6510	BFD	15H.P
۷۷- رسول بخش ولد موسیٰ	7025	BFD	15H.P
۷۸- لال بخش ولد شعبان	6456	BFD	15H.P
۷۹- علی دوست ولد حسن	6172	BFD	15H.P
۸۰- عطا محمد ولد لالو	7004	BFD	15H.P
۸۱- صالح محمد بیجار	854	BFD	15H.P
۸۲- شعبان ولد ایوب	7015	BFD	15H.P
۸۳- عبدالغنی ولد محمد	537	BFD	15H.P
۸۴- عبدالحمید ولد محمد	507	BFD	15H.P
۸۵- کریم بخش ولد حسن	570	BFD	15H.P
۸۶- محمود ولد داد محمد	6500	BFD	15H.P
۸۷- عبدالرحیم ولد قاسم	599	BFD	15H.P
۸۸- اللہ بخش ولد جان محمد	7029	BFD	15H.P
۸۹- علی ولد مراد بخش	815	BFD	15H.P
۹۰- کریم بخش ولد مراد	487	BFD	15H.P
۹۱- عبدالغفور ولد مراد	641	BFD	15H.P
۹۲- لال بخش ولد عثمان	6228	BFD	15H.P
۹۳- دل مراد ولد پنڈال	6039	BFD	15H.P

۹۴۔	عیسیٰ ولد خدائیداد	923	BFD	15H.P
۹۵۔	مبارک ولد عیسیٰ	810	BFD	15H.P
۹۶۔	خدا بخش ولد نور محمد	379	BFD	15H.P
۹۷۔	حاجی ولد نور محمد	379	BFD	15H.P
۹۸۔	صاحبداد ولد اسمٰعیل	776	BFD	15H.P
۹۹۔	اللہ بخش ولد خدائیداد	3772	BFD	15H.P
۱۰۰۔	محمد علی ولد اسمٰعیل	493	BFD	15H.P
۱۰۱۔	یوسف ولد شعبان	406	BFD	15H.P
۱۰۲۔	اسحاق ولد نور محمد	3775	BFD	15H.P
۱۰۳۔	دل جان ولد محمد	6586	BFD	15H.P
۱۰۴۔	عبدل ولد مراد	372	BFD	15H.P
۱۰۵۔	محمد علی ولد حیدر	169	BFD	15H.P
۱۰۶۔	حیدر ولد خلیفہ عثمان	3759	BFD	15H.P
۱۰۷۔	محمد اقبال ولد داؤد	6014	BFD	15H.P
۱۰۸۔	خالد ولد عمر	261	BFD	15H.P
۱۰۹۔	عثمان ولد عبدالغفور	6236	BFD	15H.P
۱۱۰۔	ابوبکر ولد اسمٰعیل	992	BFD	15H.P
۱۱۱۔	محمد ولد شمبے	6192	BFD	15H.P
۱۱۲۔	کریم بخش ولد نبی بخش	754	BFD	15H.P
۱۱۳۔	اللہ داد ولد رسول بخش	936	BFD	15H.P
۱۱۴۔	مراد بخش ولد ولی محمد	6171	BFD	15H.P
۱۱۵۔	حاجی رحمت ولد عثمان	6508	BFD	15H.P
۱۱۶۔	اسمٰعیل ولد احمد	6532	BFD	15H.P
۱۱۷۔	علی اکبر ولد اسمٰعیل	7045	BFD	15H.P

۱۱۸-	اللہ داد ولد قادر بخش	924 (974)	15H.P BFD
۱۱۹-	محمد ولد ابراہیم	6209	15H.P BFD
۱۲۰-	عبدالصمد ولد محمد	366	15H.P BFD
۱۲۱-	محمد جاوید ولد فیض محمد	534	15H.P BFD
۱۲۲-	رستم ولد مراد	588	15H.P BFD
۱۲۳-	عثمان ولد نور محمد	6219	15H.P BFD
۱۲۴-	علی محمد ولد چارشمبے	6683	15H.P BFD
۱۲۵-	غلام حسین ولد مولاداد	399	15H.P BFD
۱۲۶-	شعبان ولد گمانی	924 (974)	15H.P BFD
۱۲۷-	محمد علی (طارق) ر اسمٰعیل	458	15H.P BFD
۱۲۸-	صالح محمد ولد حسین	6691	15H.P BFD
۱۲۹-	محمد طارق ولد محمد	704 (740)	15H.P BFD
۱۳۰-	قادر بخش (اسمٰعیل) شاہ دوست	983	15H.P BFD
۱۳۱-	حمید ولد عثمان	7033	15H.P BFD
۱۳۲-	محمد اسحاق ولد یعقوب	7031	15H.P BFD
۱۳۳-	احمد ولد محمد	555	15H.P BFD
۱۳۴-	دوشمبے ولد شاہ میر	6214	15H.P BFD
۱۳۵-	یوسف ولد پیر بخش	3766	15H.P BFD
۱۳۶-	احمد ولد محمد	529	15H.P BFD
۱۳۷-	دوشمبے ولد خدا بخش	433	15H.P BFD
۱۳۸-	مراد بخش ولد سلیمان	6003	15H.P BFD
۱۳۹-	عبدالعزیز ولد لال محمد	6686	15H.P BFD
۱۴۰-	مولا بخش ولد پشمبے	798	15H.P BFD
۱۴۱-	نور محمد ولد سلیمان	606	15H.P BFD

۱۴۲-	یعقوب ولد ابراہیم	859 BFD	1H.P
۱۴۳-	داد کریم ولد پیر بخش	744 BFD	1H.P
۱۴۴-	قاسم ولد قادر بخش	705 BFD	1H.P
۱۴۵-	غنی ولد کریم بخش	728 BFD	15H.P
۱۴۶-	عبدل ولد کریم	467 BFD	15H.P
۱۴۷-	ایم حسن ولد لقمان	6203 BFD	15H.P
۱۴۸-	سلیم ولد ملنگ	804 BFD	15H.P
۱۴۹-	دوست محمد سلیمان	6046 BFD	15H.P
۱۵۰-	اشرف ولد ولی محمد	3755 BFD	15H.P
۱۵۱-	پیر بخش ولد گجر	447 BFD	15H.P
۱۵۲-	سید محمد ولد قادر بخش	295 BFD	15H.P
۱۵۳-	نور محمد ولد مراد بخش	6229 BFD	15H.P
۱۵۴-	ایم حاجی ولد دلمراد	264 BFD	15H.P
۱۵۵-	حیدر ولد شاہ بیگ	6681 BFD	15H.P
۱۵۶-	اسحاق ولد حیدر	3731 BFD	15H.P
۱۵۷-	مراد ولد سیدوق	244 BFD	15H.P
۱۵۸-	تاج محمد ولد حکیم داد	223 BFD	15H.P
۱۵۹-	شیر محمد ولد فقیر	178 BFD	15H.P
۱۶۰-	محمد ولد خدا بخش	6566 BFD	15H.P
۱۶۱-	عبدل ولد رجب	5809 BFD	15H.P
۱۶۲-	مراد بخش ولد داد محمد	840 BFD	15H.P
۱۶۳-	ابراہیم ولد اللہ داد	7007 BFD	15H.P
۱۶۴-	عباس ولد حسین	5804 BFD	15H.P
۱۶۵-	حاجی ولد محمد	729 BFD	15H.P

۱۶۶-	احمد ولد عبدل	6185	BFD	15H.P
۱۶۷-	اللہ داد ولد عبدل	6185	BFD	15H.P
۱۶۸-	موسدر ولد وشدل	7391	BFD	15H.P
۱۶۹-	قادر بخش ولد شعبان	639	BFD	15H.P
۱۷۰-	ابراہیم ولد جان محمد	734	BFD	15H.P
۱۷۱-	محمد ولد بابل	642	BFD	15H.P
۱۷۲-	خدا بخش ولد سہیل	855	BFD	8H.P
۱۷۳-	حسن ولد محمود	7036	BFD	8H.P
۱۷۴-	محمد ولد محمود	991	BFD	8H.P
۱۷۵-	نبی بخش ولد خدا بخش	795	BFD	8H.P
۱۷۶-	گجر ولد محمد	6513	BFD	8H.P
۱۷۷-	حنیف ولد لال بخش	6525	BFD	8H.P
۱۷۸-	فیض محمد ولد ابراہیم	254	BFD	8H.P
۱۷۹-	احمد ولد نیک بخت	6038	BFD	8H.P
۱۸۰-	عبدالغفور ولد رمضان	5835	BFD	8H.P
۱۸۱-	ابراہیم ولد فقیر	473	BFD	8H.P
۱۸۲-	شربت ولد سیکو	322	BFD	8H.P
۱۸۳-	عبدالحکیم ولد رسول بخش	6005	BFD	8H.P
۱۸۴-	ظہور ولد صالح محمد	449	BFD	8H.P
۱۸۵-	عبدالعزیز ولد کریم داد	3769	BFD	8H.P
۱۸۶-	عبدالقیوم ولد میا	309	BFD	8H.P
۱۸۷-	رسول بخش ول	471	BFD	8H.P
۱۸۸-	عبداللطیف ولد رسول بخش	484	BFD	8H.P
۱۸۹-	عبدالغنی ولد حسن	7039	BFD	8H.P

۱۹۰۔	عمر ولد شیر علی		BFD	8H.P
۱۹۱۔	مراد ولد خدا بخش	3764	BFD	8H.P
۱۹۲۔	احمد ولد تاج محمد	835	BFD	8H.P
۱۹۳۔	غلام حیدر ولد ابو	6092	BFD	8H.P
۱۹۴۔	رسول بخش ولد دوشنبے	6680	BFD	8H.P
۱۹۵۔	یعقوب ولد میانداد	7037	BFD	8H.P
۱۹۶۔	خدا بخش ولد در محمد	3719	BFD	8H.P
۱۹۷۔	جمال ولد رحیم بخش	6661	BFD	8H.P
۱۹۸۔	محمد ولد لشکران	563	BFD	8H.P
۱۹۹۔	ابراہیم ولد قادر داد	5820	BFD	8H.P
۲۰۰۔	عبدالقادر ولد خدا بخش	377	BFD	8H.P
۲۰۱۔	مراد بخش ولد خدا بخش	5818	BFD	8H.P
۲۰۲۔	ایم صدیق ولد خدائیداد	180	BFD	8H.P
۲۰۳۔	نور جان ولد محمد	800	BFD	8H.P
۲۰۴۔	احمد ولد لشکو	778	BFD	8H.P
۲۰۵۔	عبدالحمید ولد غلام محمد	7082	BFD	8H.P
۲۰۶۔	غلام رسول ولد سید محمد	634	BFD	8H.P
۲۰۷۔	ایوب ولد فقیر	474	BFD	8H.P
۲۰۸۔	علی ولد حسن	7006	BFD	8H.P
۲۰۹۔	صدیق ولد مراد	751	BFD	8H.P
۲۱۰۔	حسن ولد محمود	7034	BFD	8H.P
۲۱۱۔	یعقوب ولد رحیم داد	6162	BFD	8H.P
۲۱۲۔	ایم حسن ولد سلیمان	7028	BFD	8H.P
۲۱۳۔	قادر بخش ولد علی	7101	BFD	8H.P

۲۱۴-	مراد بخش ولد پشمنبے	BFD 6227	8H.P
۲۱۵-	ولی محمد ولد لال بخش	BFD 6230	8H.P
۲۱۶-	ابوبکر ولد نور محمد	BFD 3725	8H.P

علاقہ جیونی

سیریل نمبر	ماہی گیر کا نام بمعہ ولدیت	فشنگ لائسنس نمبر	انجن جو دیا گیا
۱-	ابراہیم ولد پیر بخش	بی ایف ڈی 3691	3H.P
۲-	شاہ بخش ولد ہاشم	بی ایف ڈی 8	3H.P
۳-	علی محمد ولد محمد حسن	بی ایف ڈی 36	39H.P
۴-	ہاشم ولد بھائیاں	بی ایف ڈی 7171	26H.P
۵-	محمد قاسم ولد صادق	بی ایف ڈی 126	52H.P
۶-	آدم ولد دوشمبے	بی ایف ڈی 7166	39H.P
۷-	داد کریم ولد کریم داد	بی ایف ڈی 26	26H.P
۸-	اسحاق ولد خدائیداد	بی ایف ڈی 3649	52H.P
۹-	خیر محمد ولد اسمٰعیل	بی ایف ڈی 38	52H.P
۱۰-	صالح محمد ولد علی	بی ایف ڈی 7173	15H.P
۱۱-	علی محمد ولد حسن	بی ایف ڈی 6859	15H.P
۱۲-	خدا بخش	بی ایف ڈی 61	15H.P
۱۳-	سعید ولد علی	بی ایف ڈی 5959	15H.P
۱۴-	سید محمد ولد ابراہیم	بی ایف ڈی 5988	15H.P
۱۵-	اسماعیل ولد دوشمبے	بی ایف ڈی 3652	15H.P
۱۶-	صالح محمد ولد پنجو	بی ایف ڈی 5942	15H.P
۱۷-	عبدالرحمٰن ولد شیر محمد	بی ایف ڈی 6857	15H.P

۱۸-	راشد ولد باقر	پی ایف ڈی	5924	15H.P
۱۹-	محمد قاسم ولد ہاشم	پی ایف ڈی	12	15H.P
۲۰-	فضل کریم ولد یوسف	پی ایف ڈی		15H.P
۲۱-	واحد بخش ولد مولاداد	پی ایف ڈی	5951	15H.P
۲۲-	ولی محمد ولد ابوبکر	پی ایف ڈی	5872	15H.P
۲۳-	ابراہیم ولد یوسف	پی ایف ڈی	119	15H.P
۲۴-	حسن بخش ولد مراد بخش	پی ایف ڈی	6899	15H.P
۲۵-	محمد ابراہیم ولد مراد	پی ایف ڈی	7170	15H.P
۲۶-	غلام نبی ولد الیاس	پی ایف ڈی	5936	15H.P
۲۷-	عبدالرحمٰن ولد سلمان	پی ایف ڈی	3604	15H.P
۲۸-	عباس ولد چارشمبے	پی ایف ڈی	5917	15H.P
۲۹-	ابوبکر ولد علی	پی ایف ڈی	51	15H.P
۳۰-	نصرت ولد غلام شاہ	پی ایف ڈی	5854	15H.P
۳۱-	محمد ولد عباس	پی ایف ڈی	5989	15H.P
۳۲-	امام بخش ولد اسحاق	پی ایف ڈی	3601	15H.P
۳۳-	محمد حسن ولد احمد	پی ایف ڈی	6867	15H.P
۳۴-	ابراہیم ولد سلام	پی ایف ڈی	3673	15H.P
۳۵-	حیدر ولد دوشمبے	پی ایف ڈی	93	15H.P
۳۶-	عبدالحلیم ولد عبدالحمید	پی ایف ڈی	5978	15H.P
۳۷-	پیرجان ولد رمضان	پی ایف ڈی	7153	15H.P
۳۸-	عبدالرحمٰن ولد کریم بخش	پی ایف ڈی	3621	15H.P
۳۹-	عید محمد ولد شاہ بیگ	پی ایف ڈی	7156	15H.P
۴۰-	جاوید ولد عبدالرحمٰن	پی ایف ڈی	5736	15H.P
۴۱-	ابراہیم ولد غلام شاہ	پی ایف ڈی	6858	15H.P

۴۲-	محمد شفیع ولد عبدالمالک	پی ایف ڈی	6772	15H.P
۴۳-	حاجی غلام محمد ولد محمد	پی ایف ڈی	7	15H.P
۴۴-	غلام محمد ولد کریم داد	پی ایف ڈی	5995	15H.P
۴۵-	مولا بخش ولد نعمان	پی ایف ڈی	27	15H.P
۴۶-	داد محمد ولد مولا داد	پی ایف ڈی	5986	15H.P
۴۷-	واجد بخش ولد رحیم داد	پی ایف ڈی	6887	8H.P
۴۸-	محمد یوسف ولد سلمان	پی ایف ڈی	6883	8H.P
۴۹-	فضل کریم ولد پیر بخش	پی ایف ڈی	7165	8H.P
۵۰-	عبدالمجید ولد پیرداد	پی ایف ڈی	5880	8H.P
۵۱-	فقیر محمد ولد خیر محمد	پی ایف ڈی	9	8H.P
۵۲-	جان محمد ولد چارشمبے	پی ایف ڈی	29	8H.P
۵۳-	میاں داد ولد عبدالرحیم	پی ایف ڈی	6898	8H.P
۵۴-	عمر ولد یوسف	پی ایف ڈی	3693	8H.P
۵۵-	محمد علی ولد گنج دوست	پی ایف ڈی	6876	8H.P
۵۶-	قادر بخش ولد لعل بخش	پی ایف ڈی	5878	8H.P
۵۷-	حضور بخش ولد محمد عمر	پی ایف ڈی	7157	8H.P
۵۸-	محمد حسن ولد محمد حسین	پی ایف ڈی	6888	8H.P
۵۹-	ایوب ولد شاہ داد	پی ایف ڈی	139	15H.P
۶۰-	عبدالواحد ولد محمد	پی ایف ڈی	44	15H.P
۶۱-	محمد ولد مسافر	پی ایف ڈی	5930	15H.P
۶۲-	رحیم بخش ولد یوسف	پی ایف ڈی	40	15H.P
۶۳-	یار محمد ولد در محمد	پی ایف ڈی	5870	15H.P
۶۴-	غلام رسول ولد شہبان	پی ایف ڈی	3629	15H.P
۶۵-	قادر بخش ولد غلام محمد	پی ایف ڈی	7174	15H.P

علاقہ اورماڑہ

سیریل نمبر	ماہی گیر کا نام بمعہ ولدیت	فیشنگ لائسنس نمبر	انجن جو دیا گیا
۱-	مالین ولد بندھی	بی ایف ڈی 5207	15H.P
۲-	ڈولی ولد سید خان	بی ایف ڈی 5269	15H.P
۳-	محمد انور ولد یار محمد	بی ایف ڈی 5117	15H.P
۴-	عبداللہ ولد قادر	بی ایف ڈی 1959	52H.P
۵-	لواری ولد جمعہ	بی ایف ڈی 1909	52H.P
۶-	عبدالقادر ولد کریم داد	بی ایف ڈی 5051	52H.P
۷-	طوغی ولد مبارک	بی ایف ڈی 5338	39H.P
۸-	ازرک ولد فقیر	بی ایف ڈی 1948	15H.P
۹-	محمد یوسف ولد بائی	بی ایف ڈی 5348	15H.P
۱۰-	بندل ولد حاجی	بی ایف ڈی 5118	15H.P
۱۱-	رسول بخش ولد سردار	بی ایف ڈی 5224	15H.P
۱۲-	عبدالصمد ولد کمسو	بی ایف ڈی 5345	15H.P
۱۳-	حسین ولد بجار	بی ایف ڈی 5332	15H.P
۱۴-	غازی ولد جمال	بی ایف ڈی 5254	15H.P
۱۵-	غلام مصطفیٰ شنبک	بی ایف ڈی 5254	15H.P
۱۶-	چارک ولد سفر	بی ایف ڈی 1612	15H.P
۱۷-	سوالی ولد عبدالرحیم	بی ایف ڈی 1761	15H.P
۱۸-	انور ولد سمر	بی ایف ڈی 5309	15H.P
۱۹-	احمد خان ولد موسیٰ	بی ایف ڈی 5194	15H.P
۲۰-	شاکو ولد دوست دل	بی ایف ڈی 1666	15H.P

۲۱-	یار جان ولد دل محمد	بی ایف ڈی 5175	15H.P
۲۲-	نصیر ولد پیر بخش	بی ایف ڈی 1561	15H.P
۲۳-	اللہ بخش ولد مظفر	بی ایف ڈی 1858	15H.P
۲۴-	نوک داد ولد ظہور	بی ایف ڈی 1591	15H.P
۲۵-	غوث بخش ولد عزیز	بی ایف ڈی 1956	15H.P
۲۶-	نذیر احمد ولد رحمٰن	بی ایف ڈی 5032	15H.P
۲۷-	آدم ولد ساقی داد	بی ایف ڈی 1604	15H.P
۲۸-	محمد عظیم ولد نواب	بی ایف ڈی 1583	15H.P
۲۹-	عبدالرحیم ولد دوست دل	بی ایف ڈی 1694	15H.P
۳۰-	حاجی دین محمد ولد عمر	بی ایف ڈی 1788	15H.P
۳۱-	فتح محمد ولد پیر بخش	بی ایف ڈی 1562	15H.P
۳۲-	شاکر اللہ ولد پیر داد	بی ایف ڈی 1958	15H.P
۳۳-	مولا بخش ولد دوشمبے	بی ایف ڈی 5025	15H.P
۳۴-	لاجی ولد ابراہیم	بی ایف ڈی 5109	15H.P
۳۵-	شمبے ولد ابراہیم	بی ایف ڈی 1605	15H.P
۳۶-	نور محمد ولد گنجاب	بی ایف ڈی 5266	15H.P
۳۷-	خلیل احمد ولد سخی داد	بی ایف ڈی 5360	8H.P
۳۸-	عبد جلیل ولد شمبے	بی ایف ڈی 5350	8H.P
۳۹-	نور جان ولد نبی بخش	بی ایف ڈی 5053	8H.P
۴۰-	محمود ولد سوری	بی ایف ڈی 5287	8H.P
۴۱-	جمعہ ولد کونار	بی ایف ڈی 1645	8H.P
۴۲-	غوث بخش ولد بابک	بی ایف ڈی 5260	8H.P
۴۳-	دوشمبے ولد شان بک	بی ایف ڈی 5362	8H.P
۴۴-	بجار ولد حسین	بی ایف ڈی 5322	8H.P

۴۵-	محمد خان ولد داود	بی ایف ڈی 5257 8H.P
۴۶-	دل جان ولد عبدالسلام	بی ایف ڈی 1957 8H.P
۴۷-	نور احمد ولد بابک	بی ایف ڈی 5357 8H.P
۴۸	شمس الدین ولد خالد	بی ایف ڈی 5262 8H.P
۴۹-	پشمنبے ولد شاہ داد	بی ایف ڈی 5160 8H.P
۵۰-	محمد رفیق ولد داود	بی ایف ڈی 5049 8H.P
۵۱-	بجار ولد موسیٰ	بی ایف ڈی 1789 8H.P
۵۲-	محمد امین ولد صاحبداد	بی ایف ڈی 1571 8H.P
۵۳-	محمد ولد حاجی	بی ایف ڈی 1823 8H.P
۵۴-	ہاشام ولد شاہ مراد	بی ایف ڈی 1595 8H.P
۵۵-	سوزو ولد ہاشم	بی ایف ڈی 1570 8H.P
۵۶-	دین محمد ولد محبت خان	بی ایف ڈی 5038 8H.P
۵۷-	محبت صادق ولد دلوش	بی ایف ڈی 5310 8H.P
۵۸-	نوک داد ولد ضیاء	بی ایف ڈی 5187 8H.P
۵۹-	ملا ئیس ولد بندھی	بی ایف ڈی 5365 8H.P
۶۰-	موسیٰ ولد شیر محمد	بی ایف ڈی 5317 8H.P
۶۱-	غلام مصطفیٰ ولد ملا عابد	بی ایف ڈی 5255 8H.P
۶۲-	ضبار ولد داد کریم	بی ایف ڈی 1595 8H.P
۶۳-	دولی ولد سید خان	بی ایف ڈی 5363 8H.P
۶۴-	اللہ بخش ولد مستگ	بی ایف ڈی 5236 8H.P
۶۵-	سردل ولد دلمراد	بی ایف ڈی 1541 8H.P
۶۶-	دوشمبے ولد غازو	بی ایف ڈی 1714 8H.P
۶۷-	رامو ولد دشبو	بی ایف ڈی 1793 8H.P
۶۸-	نودل ولد محمود	بی ایف ڈی 5218 8H.P

۶۹۔	اللہ بخش ولد مولا بخش	بی ایف ڈی 5170	8H.P

علاقہ لسبیلہ حب ٗسمیانی ٗڈامب

سیریل نمبر	ماہی گیر کا نام بمعہ ولدیت	فشنگ لائسنس نمبر	انجن جو دیا گیا
۱۔	حاجی شیر محمد ولد کوٹو	بی ایف ڈی 5102	70H.P
۲۔	دادو ولد فتح محمد	بی ایف ڈی 4058	70H.P
۳۔	ولی ولد علی محمد	بی ایف ڈی 4152	37H.P
۴۔	عبدالمجید برادرز	بی ایف ڈی 4365	70H.P
۵۔	کریم داد ولد گنجل	بی ایف ڈی 6708	52H.P
۶۔	عبداللہ ولد احمد	بی ایف ڈی 6138	39H.P
۷۔	جمعہ ولد فقیر	بی ایف ڈی 4066	52H.P
۸۔	اچو ولد مراد علی	بی ایف ڈی 5106	52H.P
۹۔	دل مراد ولد فقیر	بی ایف ڈی 3463	70H.P
۱۰۔	آدم خان ولد عمدار	بی ایف ڈی 2656	15H.P
۱۱۔	یوسف ولد آدم	بی ایف ڈی 4362	15H.P
۱۲۔	عیسیٰ ولد حسن	بی ایف ڈی 6954	15H.P
۱۳۔	محمد موسیٰ ولد در محمد	بی ایف ڈی 6109	15H.P
۱۴۔	سلو ولد اللہ بخش	بی ایف ڈی 6120	15H.P
۱۵۔	رودا ولد تنگ	بی ایف ڈی 6107	15H.P
۱۶۔	غفور ولد مستری	بی ایف ڈی 3580	15H.P
۱۷۔	ولدار ولد عمر	بی ایف ڈی 4395	15H.P
۱۸۔	عبدو ولد عیسیٰ	بی ایف ڈی 4449	15H.P
۱۹۔	نذیر ولد نیک بخش	بی ایف ڈی 4448	15H.P
۲۰۔	شیر خان ولد کسانوں	بی ایف ڈی 4447	15H.P

۲۱-	اسماعیل ولد زبادو	بی ایف ڈی	3385	15H.P
۲۲-	محمد ایوب ولد موسیٰ	بی ایف ڈی	4453	15H.P
۲۳-	علی جان ولد حاجی تالاب	بی ایف ڈی	6915	15H.P
۲۴-	الیاس ولد یوسف	بی ایف ڈی	6905	15H.P
۲۵-	محمد امین ولد محمد یوسف	بی ایف ڈی	4433	15H.P
۲۶-	محمد امین ولد یوسف	بی ایف ڈی	6144	15H.P
۲۷-	جوزا ولد بابو	بی ایف ڈی	6913	15H.P
۲۸-	ابوبکر ولد نوکاب	بی ایف ڈی	4481	15H.P
۲۹-	احمد ولد علی احمد	بی ایف ڈی	6912	15H.P
۳۰-	شریف ولد یوسف	بی ایف ڈی	2144	15H.P
۳۱-	کسور ولد عمر	بی ایف ڈی	2163	15H.P
۳۲-	گل محمد ولد حسین	بی ایف ڈی	6901	15H.P
۳۳-	محمد عمر ولد حاجی	بی ایف ڈی	6145	8H.P
۳۴-	چراغدار ولد اسداد	بی ایف ڈی	4350	15H.P
۳۵-	عیسیٰ ولد امو	بی ایف ڈی	6904	15H.P
۳۶-	دارو ولد سلمان	بی ایف ڈی	2241	8H.P
۳۷-	سیٹھو ولد بابو	بی ایف ڈی	2277	15H.P
۳۸-	ملوک ولد عیسیٰ	بی ایف ڈی	2177	15H.P

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) - سردار نواب خان ترین صوبائی وزیر سرکاری دورے پر زیارت تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ سولہ اور سترہ اکتوبر ۱۹۹۴ء کے لئے اسمبلی اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی - میر خان محمد جمالی۔ صوبائی وزیر۔ سرکاری دورے پر اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں لہذا انہوں ے اج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

- **جناب ڈپٹی اسپیکر** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی - میر اسرار اللہ خان زہری، صوبائی وزیر زراعت ناسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی - جناب عبیداللہ جان بابت۔ صوبائی وزیر ابھی بیرون ملک سے واپس نہیں آئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ گیارہ اکتوبرہ سے مورخہ سترہ اکتوبر ۱۹۹۴ء تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی - میر محمد صادق عمرانی۔ ایم پی اے۔ نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج

کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی۔)

جناب ڈپٹی اسپیکر - وزیر قانون وپارلیمانی امور مجالس قائمہ میں اتفاقی خالی آسامیاں پر کرنے کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون وپارلیمانی امور) - جناب اسپیکر میں درج ذیل مجالس قائمہ میں اتفاقی خالی ہونے والی آسامیوں کو پر کرنے کے بارے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان کے نام مذکورہ مجالس قائمہ میں شامل کئے جائیں۔

نمبرایک - مجلس قائمہ برائے خوراک وزراعت میں ایک اتفاقی آسامی خالی ہونے پر میں جناب عبدالحمید خان اچکزئی کا نام پیش کرتا ہوں۔

نمبردو - مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن میں ایک خالی ہونے والی آسامی پر کرنے کے لئے میں نواب گزین مری صاحب کا نام پیش کرتا ہوں۔

نمبرتین - مجلس قائمہ برائے صنعت محنت تعلیم وصحت اور لوکل گورنمنٹ میں خالی ہونے والی اتفاقی آسامی کے لئے میں اپنا نام یعنی ڈاکٹر کلیم اللہ خان کا نام پیش کرتا ہوں۔

نمبرچار - مجلس قائمہ برائے مال خزانہ اور ترقی میں خالی ہونے والی دو اتفاقی آسامیوں کے لئے میں میر عبدالمجید بزنجو اور مسٹر کچکول علی کا نام تجویز کرتا ہوں۔

نمبرپانچ - مجلس قائمہ برائے قواعد وانضباط کار واستحقاقات میں خالی ہونے والی ایک آسامی کو پر کرنے کے لئے میں مسٹر سعید احمد ہاشمی صاحب کا نام تجویز کرتا ہوں۔

نمبرچھ - مجلس قائمہ برائے ایوان ولائبریری میں دو اتفاقی آسامیاں پر کرنے کے لئے میں ظہور احمد خان کھوسہ صاحب اور مسٹر محمد اکرم بلوچ صاحب کے ناموں کی تجویز کرتا ہوں۔

نمبرسات - مجلس حسابات عامہ میں خالی ہونے والی ایک آسامی کے لئے میں سردار محمد طاہر خان لونی صاحب کا نام تجویز کرتا ہوں۔

نمبرآٹھ - مجلس برائے مواعید میں خالی ہونے والی ایک اتفاقی آسامی کو پر کرنے کے لئے میر

اسرار اللہ خان زہری صاحب کا نام تجویز کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر مجھے امید ہے آپ اس کی منظوری دے دیں گے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - جناب اسپیکر۔ میں صرف درستی اور کلیرفیکشن کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے دو نام غلط لئے ہیں اگر ان کی درستگی کردی جائے تو بہتر ہوگا۔ گزین مری صاحب نواب نہیں بلکہ نوابزادہ گزین مری ہیں۔ اسی طرح میر اسرار اللہ زھری سردار نہیں ہیں بلکہ میر اسرار اللہ زھری ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی درستگی کی جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون وپارلیمانی امور) - جناب اسپیکر۔ اس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں اگر مجھ سے نام لینے میں کوئی غلطی ہوگئی ہے تو۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور کی گئی۔)

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت سال ۱۹۹۲-۹۳ء پر عام بحث

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت سال ۱۹۹۲-۹۳ء پر عام بحث ہوگی جو معزز رکن اس بحث میں حصہ لینا چاہیں ان کو اجازت دی جاتی ہے۔ جی۔ مولانا عبدالواسع صاحب کو میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔

مولانا عبدالواسع - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی تلاوت قرآن پاک کی آیت کریمہ کا)۔ جناب اسپیکر صاحب۔ اور معزز اراکین اسمبلی حزب اقتدار اور حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے بھائیو۔ میں سب سے پہلے جناب اسپیکر کا اس بات پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر عام بحث کرنے کے لئے ایوان کو یہ موقع دیا اس کے بعد میں اپنی گزارش پیش کروں کہ اس رپورٹ پر بہت فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ایسے نہیں جیسے وہاں بیٹھے ہوئے سردار صاحب نے کہا ایک ہی آیت پڑھی میں کہتا ہوں ایک آیت ہو یا دو آیات ہوں لیکن یہ قرآن پاک قرآن شریف کی آیات ہیں ان کا تمسخر نہیں اڑانا ایسا نہیں سمجھنا

چاہئے بلکہ ہم سب یہاں مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں یہ اللہ کی جو ہدایت ہے اللہ کا جو قانون ہے اس پر مبنی اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک رپورٹ بنائی ہے۔ اس پر آج یہاں بحث ہوگی لہٰذا اس رپورٹ کے صفحہ ۱۵۵ پر دیکھیں۔ متعین منزل سے گریز اس میں لکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب اسپیکر۔ ۱۹۴۹ء میں پاکستان کی قانون ساز اسمبلی نے جو قرارداد اغراض و مقاصد منظور کی تھی اس نام سے منظور ہونے والی قرارداد میں لکھنے کا مقصد یہ تھا بھائی کہ پاکستان کے اندر جتنے بھی صوبے ہیں اس میں اللہ جل و جلالہ کا قانون اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قانون نافذ کرنا چاہئے۔ یہی ہماری منزل ہے اور یہی ہماری منزل کا تعین ہے۔ اس کے باوجود کہ آج سینتالیس سال گزر چکے ہیں یہاں کوئی منزل متعین نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس منزل کے حصول کے لئے کوئی عملی اقدام اٹھایا گیا ہے بلکہ صرف اسے کاغذوں کی زینت بنایا ہے لیکن عملی طور پر اس کے لئے کوئی کام نہیں ہوا ہے بد قسمتی سے ہماری جتنی بھی اسمبلیاں یعنی صوبائی اسمبلی اور ایوان بالا میں ایسے لوگ موجود ہیں اور اس منزل کے لئے جو تعین کیا گیا تھا اس کو ابھی تک نہیں سمجھا گیا۔ اس منزل کے حصول کے کام ہی نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ یہاں ایک طرف اللہ جل جلالہ کا قانون ہے ہم مسلمان ہونے کے دعوے کرتے ہیں اور یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم پاکستان کو اس منزل پر پہنچائیں گے۔ ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہوگا۔ جب کہ دراصل ہم نے اپنی متعین کردہ منزل چھوڑ دی۔ اور دوسروں یعنی اغیار کے نظام پر چلتے ہیں ہم ان کی قانون سازی کرتے ہیں ہم یہاں ان تجاویز اغیار کی تجاویز پیش کرتے ہیں لیکن اپنی اسلامی منزل تک رسائی کے لئے ہم نے اب تک کوئی تجویز پیش نہیں کی ہے۔ اگر کوئی مسلمان بولے گا کہ اپنی منزل یعنی اسلامی کے بارے میں بولے گا تو دوسری طرف سے یہی جواب ملتا ہے کہ ایک ہی بات کرتے ہیں لہٰذا جناب اسپیکر میں سب سے پہلے اس ایوان کے سامنے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہماری اسمبلی نے ۱۹۴۹ء میں اپنی منزل کا جو تعین کیا ہے اس کے کوئی پیش قدمی نہیں کی گئی ہے اس منزل تک پہنچنے کے لئے جتنی بھی قراردادیں اس اسمبلی سے پاس کی گئی ہیں لیکن میری گزارش ہے کہ اپنی منزل کی طرف کچھ پیش قدمی بھی کی جائے۔ جناب اسپیکر' متعین کردہ منزل کی طرف راستہ موجود ہے اس کی منزل بھی وہی ہے قانون اسلام کی منزل۔ لیکن اسکا نام جو بھی لیتے ہیں تو صرف ایک مسلمان کی انفرادی زندگی تک یعنی نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج تک تو اسے محدود کرتے ہیں لیکن اس کا جو دوسرا تعلق ہے یعنی اسلامی قانون کا

انتظامیہ والا شعبہ یعنی مسلمانوں کی معمولات زندگی اس کے بارے میں ہمارے ملک کے جتنے بھی حصے ہیں اس کی ہم کیا تعبیر کرتے ہیں؟ لیکن ہم صرف ایک ہی حصہ نماز' روزہ' زکوۃ اور حج کی حد تک اس کی تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے شعبہ انتظامیہ پر کبھی نظر بھی نہیں ڈالی میں سمجھتا ہوں ہم اس پر اعتقاد تو ضرور رکھتے ہیں لیکن عملی طور پر نظام حکومت کا جو شعبہ ہے اس کو ہم نے بالکل چھوڑ دیا ہے یعنی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسلام میں ان کے لئے کوئی نظام نہیں ہے۔ جو نظام حکومت کا جو شعبہ ہے ہم نے یہ بالکل چھوڑ دیا۔ یہ سمجھا جائے گا کہ اسلام میں ان کے لیے کوئی راہ نہیں ہے۔ اسلام میں ان کے لیے کوئی انتظام نہیں ہے۔ اللہ جل جلالہ نے ان کے لیے کوئی نظام نہیں دیا ہے۔ کہ ہم نے دوسرے اغیار کے نظام کو اپنایا ہے۔ اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ اس اسلامی نظریاتی رپورٹ میں نظام حکومت کے لیے جتنے بھی احکامات ہیں اس رپورٹ میں درج ہیں۔ اس سے متعلق میں نے آیات آپ کے سامنے پڑھیں۔ اگر میں آج ان آیات کو پڑھوں گا تو تو شاید سردار صاحب کی طرف سے یہ جواب مل جائے آپ نے کل بھی وہی آیات پڑھی ہیں۔ اور آج کی بھی وہی آیات پڑھی ہیں۔ لیکن پھر بھی میں یہ کہتا ہوں کہ جناب چوری کے لیے جو نظام ہے اور زنا کے لیے جو نظام ہے۔ یہاں جو نظام ہے اور جن وجوہات کی بنا پر فاسد ہے۔ اور جن مفسدات کی وجہ نظام جب فاسد ہو جاتا ہے اگر ایک مسلمان بحیثیت مسلمان حکمران کے اگر کوئی نظام نافذ کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لیے اللہ جل جلالہ نے نظام بنایا ہے۔ اگر قرآنی نظام اور محمد صلی اللہ وعلیہ وسلم کا لایا ہوا نظام آج جناب ذوالفقار علی مگسی کے ہاتھ میں دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کا جو نظام ہے ہوگا اس میں کوئی جرم نہیں کر سکتا ہے۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ان کے ہاتھ میں شریعت دے دی جائے جو ہمارے صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نظام ان کے ہاتھ میں دے دیں اور بلوچستان اسمبلی یہ پاس کرے آج سے ہمارے بلوچستان کا نظام حکومتی نظام الٰہی نظام ہوگا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی یہ جرات نہیں کر سکے گا کہ اس صوبے کا نظام بگاڑ سکے۔ کوئی یہ جرات نہیں کر سکتا ہے جس حوالے سے بھی ہو۔ حرام خوری کے حوالے سے ہو۔ چوری کے حوالے سے ہو زنا کے حوالے سے ہو۔ شراب کے حوالے سے ہو جس حوالے سے بھی ہو۔ اس کے خلاف جرات نہیں کر سکتا ہے۔ جناب اسپیکر! ہمارے درمیان جو یہ رپورٹ موجود ہے۔ عملی طور پر یہ موجود نہیں ہے۔ لیکن ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمارے لیے یہ ہونا چاہیے

دعا سے بڑھ کر ہمیں کچھ عملی اقدام بھی کرنے چاہیں۔ اس نظام کے لیے ہم سے جتنا ہو سکے ہم اس کی پیش قدمی کے کچھ کر لیں۔ جناب اسپیکر! اس اسلامی نظریاتی رپورٹ میں محکمہ قضا میں بلوچوں کی تاریخ اس پر اگر نظر ڈالی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں جناب اسپیکر! آج اسمبلی میں بلوچستان کی اسمبلی میں جو اکثریت رکھتا ہے۔ ان کا تعلق سردار خاندان سے ہے۔ یا نواب خاندان سے ہے۔ یعنی نواب یا سردار لوگ زیادہ ہیں۔ جناب اسپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ان کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے۔ انہیں اپنے سرداروں اور نوابوں کے نقشہ قدم پر چلنا چاہیے۔ جس نقشے پر ہمارے بڑے چلے ہیں۔ اگر جناب اسپیکر! بلوچستان کے سرداروں اور نوابوں کو اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ میں تاریخی حوالے سے دیکھا جائے تو اس میں سب سے پہلے خان آف قلات' وہاں کے جتنے بڑے بڑے بلوچ سردار اور نواب تھے انہوں نے شریعت کا اعلان کیا تھا۔ اور اپنے ریاستوں میں الٰہی نظام نافذ کیا تھا۔ اور اس کے لیے کوشش کی گئی تھی۔ لہٰذا میں یہ گزارش بھی کرتا ہوں کہ ہماری اسمبلی میں اب بھی جتنے محترم نواب اور سردار بیٹھے ہیں۔ میں ان سے صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر اپنے بڑوں کی تاریخ کو اپنائیں تو اس صوبے کو یہ اسلامی نظام میسر ہو جائے گا۔ لیکن محکمہ قضا کے بارے میں جناب اسپیکر! جو اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ ہے انہوں نے اس میں تیرا تجاویز پیش کی ہیں۔ اسے بہتر بنانے کے لیے بلوچستان میں جو محکمہ قضا ہے اسے بہتر بنانے کے لیے تیرہ تجاویز صفحہ نمبر ۶۶ پر پیش کی گئی ہیں۔ تو جناب اسپیکر! آج یہ اسمبلی اس کی سفارش کرے۔ اور اس کے لیے تجاویز مرتب کرے۔ اور اس اسمبلی کے اختیارات میں جتنا بھی ہو اس پر قانون سازی کر لے۔ اور جو چیز صوبے اور اسمبلی کے اختیارات میں نہ ہو اس کے لیے مرکزی حکومت سے سفارش کرے۔ اور کہے کہ ہم یہاں کے نمائندے ہیں۔ ان تجاویز پر عمل در آمد کرانا چاہتے ہیں۔ کم از کم ہمارے مسلمان اور دیندار صوبے کے لیے یعنی بلوچستان کا صوبہ سب سے دیندار صوبہ ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ مرکز سے یہ قانون منظور کروانا چاہیے۔ جناب اسپیکر! اس رپورٹ میں اور بھی کئی تجاویز ہیں۔ اور بھی کئی قانون ہیں۔ اس پر بہت سی بحث ہوئی ہے صلاح مشورے کے لیے اور بہت لمبی رپورٹ ہے۔ اس میں ہر طبقے کے کردار کا تعین کیا گیا ہے۔ اس میں علماء کے کردار کا بھی تعین کیا گیا ہے۔ اس میں طالب علم کے کردار کا بھی تعین کیا گیا ہے۔ اس میں وکیل کے کردار کا بھی تعین کیا گیا ہے۔ ان کے لیے بھی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اسلامی نظام اور اسے نافذ

کرنے کے لیے بھی تجاویز موجود ہیں۔اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے بھی تجاویز ہیں کہ یہ ہونا چاہیے۔اس میں جناب اسپیکر صلہ رحمی کا بھی تعین کیا گیا ہے۔لیکن بدقسمتی سے ہمارے سیاست دانوں نے اور سیاست دانوں کے لیے بھی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔سیاست دانوں کے لیے منزل اور ان کے لیے بھی تجاویز رکھی گئی ہے۔اگر سیاست دان بھی اگر اسلامی سیاست کرنا چاہیں۔تو اسے اس طریقہ پر چلانا چاہیے۔جناب اسپیکر!اس میں صلہ رحمی کا بھی ایک قانون ہے۔لیکن ہمارے سیاست دانوں نے اس کا غلط مطلب لیا ہے۔جب نبی کریم علیہ صلوٰۃ و سلام پر جو وحی نازل ہوئی تھی اور وہ گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ فرمایا کہ وحی نازل ہوتے وقت مجھ پر ایک دہشت طاری ہوئی۔اور مجھ پر ایک بخار کی کیفیت طاری ہوئی۔میرے پاس ایک ایسا آدمی آیا مجھے اس سے ڈر لگا۔یہ کیا مصیبت ہے۔تو حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان سے کہتی ہیں۔میں یہاں یہ سمجھتی ہوں کہ کوئی مصیبت نہیں ہے۔آپ میں کیونکہ ایسا اخلاق موجود ہے۔یہ اخلاق اور اوصاف جس شخص میں موجود ہوں تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اللہ جل جلالہ اس انسان کو اذیت نہیں پہنچائیں گے۔اس پر دہشت طاری نہیں کریں گے۔حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ۔(عربی بیان)یعنی

حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں جناب آپ میں ایک صفت ایسی صفت موجود ہے۔آپ اللہ تعالیٰ کے انسانوں کے لیے۔مسلمانوں کے لیے انسانوں کے لیے اور آپ انسانوں سے محبت رکھتے ہیں۔اور انہیں آپ محبت کا درس دیتے ہیں۔ایک دوسرے سے محبت کا درس دیتے ہیں نفرتوں کا درس نہیں دیتے تھے۔اس وجہ سے جس میں یہ صفت موجود ہو انہیں اللہ جل جلالہ کوئی اذیت نہیں پہنچائیں گے۔لہٰذا کسی اذیت پریشانی کی بات نہیں ہے بلکہ یہ وحی الٰہی تو ہو سکتی ہے۔اور یہ رحمت الٰہی تو ہو سکتی ہے۔لیکن یہ کوئی آزار کی بات نہیں ہو سکتی ہے۔دوسری صفت انہوں نے بتائی۔جب کوئی انسان یا دشمن کی طرف سے اس پر بوجھ آتا تھا تو آپ اس سے بوجھ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے وانکسبو المعلوم اور بے روزگار لوگوں کے لے روز گار فراہم کرتے تھے و ترکزیب اور آپ مہمان نوازی کرتے تھے اور نوائے بالحق اور جب دو آدمیوں کی طرف جھگڑا ہوتا تو آپ حق کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے حق کی طرف اپنا طاقت استعمال کرتے تھے دوسری طرف جتنے بڑے آدمی تھے لیکن آپ حق دار کی حمایت کرتے تھے اور حق کی

طرف آپ تعاون جاری رکھتے تھے لہٰذا یہ پانچ صفات کے لوگ جو ہیں انہیں اللہ تعالیٰ ذلیل اور خوار نہیں کرتا ہے لہٰذا یہ اللہ کی رحمت ہو سکتی ہے تو جناب اسپیکر اگر ہمارے اندر یہ پانچ صفات جو نبی صلعم نے بتائے ہیں ان پانچ اوصاف کی وجہ سے ان کو نبوت جیسی بڑی نعمت ملی تو میں سمجھتا ہوں کہ آج' اگر ہم اس اپنے معاشرے میں ان پانچ صفات کے مالک بن جائیں تو شاید ہم نبی کریم صلعم کے راستے پر چلیں اور ان کے سامنے ثواب اور اجر مل جائے گا اور ہمارا اپنا معاشرہ صالح تشکیل ہو جائے گا کیونکہ جو انہوں نے پانچ اوصاف اصلاح معاشرے کے لیے دیئے ہیں وہی انہوں نے اپنے اندر پیدا کئے تھے۔ اس سے بڑھ کر جو سیاست دانوں کے کردار کا تعین کیا گیا تھا اس میں کہا گیا ہے صفحہ ۲۲۸۔ تعصبات کا خاتمہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں واضح لکھا گیا ہے کہ اسلام ایک واضح اور وحدت کا دین ہے مسلمانوں کے درمیان وحدت پیدا کرنا اور وحدت کی سیاست کرنا اپنے ملک میں اس کے لیے تحریک چلانا مسلمان کی صفت ہوتی ہے اور اس صفت پر عمل کرنا تو اس کے بارے میں تعصبات کے خاتمے کے لیے اس رپورٹ میں لکھا گیا ہے لیکن جناب اسپیکر اس کے برعکس ہمارے صوبے میں اور ہمارے ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں جو خالص' اور خالص نفرتوں کی بنیاد پر سیاست کر رہے ہیں نفرتوں کی بنیاد پر لوگوں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں تعصب کی بنیاد پر اپنی سیاست کو چمکانے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نبی کریم صلعم کی اس کے مطابق حدیث ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ اس کے مصداق ہے اور اس کا مضمون ہے۔ "من الصلی دعوہ بادعوہ جاہلیہ الجزاال جہنم وانسان الصلی وزانہ انہ المسلم۔" اگر کسی نے دعوی جاہلیت پر نعرہ لگایا اور تعصب پر نعرہ لگایا اور قوم پرستی کا نعرہ لگایا جو جاہلیت کا نعرہ ہے تو یہ ذخیرہ جہنم ہے اگرچہ روزہ رکھتا ہے اگرچہ نماز پڑھتا ہے یا گرچہ حج کرتا ہے-----(شور)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی خان صاحب۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - جناب والا مولانا صاحب جہاں تک اسلام کے بنیادی عقائد قرآن اور سنت کا اطلاق ہے ہم سارے مسلمان ہیں مولوی صاحب سرمن Sermon دینے لگے ہیں جیسا کہ وہ کسی مسجد میں کھڑے ہو کر کوئی خطبہ سنا رہے ہوں ہم یہاں خطبہ سننے کے

لیے نہیں بیٹھے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کے لیے ایسی سفارشات مرتب کرنی چاہیں جس سے ہم اس کو فیڈرل گورنمنٹ کے پاس بھیج دیں اور اصل بات تو یہ ہے کہ مولانا صاحب کے استاد مرکز میں اور اس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ جو سرمن ہمیں سنا رہے ہیں یہ وہاں مرکزی پارلیمنٹ میں وہاں سرمن Sermon آپ کیوں نہیں سناتے ہیں ہمیں یہاں پر قرآن حدیث نبوی کسی چیز پر اعتراض نہیں ہے اس پر سب متفق ہیں تو آپ یہ سرمن ہمیں کس لیے سنا رہے ہیں سوال دراصل یہ ہے کہ اس کو کیسے لاگو کیا جائے کیسے نافذ کیا جائے' اس کے متعلق آپ ایک ٹھوس بات کریں کہ ہم اس کو کس طرح سے آگے لے جائیں اس معاملے کو کیسے کریں اور اگر اس ملک میں حدیث اور سنت نبوی کے قوانین کو اس ملک میں اگر نافذ کرنا چاہتے ہیں تو کس طرح کریں اس کے لیے آپ ٹھوس تجاویز دے دیں یعنی اپنی طرف سے یہ تجاویز ہوں اور میں خود اپنی باری پر بولوں گا تجویز یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس بھیج سکتے ہیں جناب یہ سرمن تو ہم مسجد میں روز سنتے ہیں اور سینکڑوں سال سے سن رہے ہیں مگر اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے سوال یہ ہے کہ اس پر عمل کیسے کیا جائے؟ اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے سوال دراصل یہ ہے کہ اس پر عمل کیسے کیا جائے۔ اس کے متعلق ٹھوس تجاویز آنی چاہیں اور پھر اپنے موضوع سے ہٹ کر قوم پرستی اور قبائلیت اور ان چیزوں کی طرف چلے گئے ہیں یہ خود آپ کا یہ فرمانا غیر اسلامی فعل ہے تعصب پرستی دیگر چیزوں کا ذکر —— اس کا جواز نہیں ہے وہ موضوع کے متعلق بات کریں ——

(شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی خان صاحب آپ تشریف رکھیں اور مولانا صاحب آپ رپورٹ سے متعلق بات کریں۔

مولانا عبدالواسع - جناب والا میں متعلقہ بات کر رہا ہوں آپ رپورٹ اٹھائیں اس میں لکھا ہے صفحہ نمبر ۲۲۸ پر کہ تعصبات کے بارے میں لکھا گیا ہے اگر رپورٹ پر بحث ہے پھر جب ان کا نمبر آتا ہے وہ جو بھی بحث کریں کر سکتے ہیں ان کو اجازت ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - جناب مولانا صاحب تعصبات ٹھیک ہیں تعصبات نہیں ہونے چاہئیں مسلمانوں کے درمیان یہ باتیں نہیں ہونی چاہیں مگر اس کے لیے کوئی طریقہ کار

بتلائیں اس کے لیے کیا طریقہ کار ہونا چاہیے۔ (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر — جناب مولانا صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مولانا عبدالواسع — جناب میں غیر متعلق بات نہیں کررہا ہوں آپ اس رپورٹ کو اٹھائیں دیکھیں اگر اس میں ہے تو پھر میں اپنا مافی الضمیر بیان کر سکتا ہوں جب حمید خان صاحب کا نمبر آتا ہے وہ جس طریقے سے چاہتے ہیں وہ بولیں جناب اسپیکر تعصبات کے خاتمے کے لیے میں نے جو بات کی ہے آپ اس صوبے پر نظر ڈالیں اور آج ہمارے صوبے میں جو صورت حال ہے ہمارے صوبے کی جو سیاست ہے ہمارے صوبے کی جو یہاں نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں کیا یہ تعمیری سیاست کر رہے ہیں کیا یہ صوبے کی بہبود اور ترقی کے لیے سیاست کر رہے ہیں یا اس صوبے کی تباہی اور مسلمانوں کی تباہی کے لیے سیاست کررہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ تعصبات کی سیاست نفرتوں کی سیاست محمد رسول اللہ صلعم نے چودہ سو سال پہلے اس کو برا کہا ہے اور اس کو ناجائز قرار دیا ہے تو آج اس اسمبلی میں بول بھی سکتا ہوں اور آج ہماری یہ بد قسمتی ہے کہ ہم جب بات کرتے ہیں تو جواب یہ ملتا ہے کہ یہ مسجد نہیں ہے کیا ہم یہاں مسلمان نہیں بیٹھے ہیں مسلمان کے جو نظریات ہیں اور جو اسلام ہم پر لاگو کرنا چاہتا ہے تو یہ مسجد میں لاگو نہیں ہوسکتا اگر ہم اس کو لاگو کرنا چاہتے ہیں تو اس ایوانوں سے پاس کر کے پھر یہ نظام اسلام لاگو ہو سکتا ہے مثال کے طور پر انگریزوں نے ہمارے ذہن میں یہ ڈالا ہوا ہے کہ حکومت ایوان اور مسجد کے درمیان فرق ہے کہ مسجد کے اندر جو بھی بولا جائے تاکہ اس کی آواز دوسروں تک نہ پہنچ سکے لیکن ایوانوں کے اندر اس پر بحث نہ کریں ایوان کے اندر غیر اسلامی نظام پر بحث کیا جائے کیونکہ ہم غلام ہیں اور ان کے غلام بنے ہوئے ہیں اس وجہ سے ہم اس سے مرعوب ہیں۔ مغرب سے مرعوب ہے اور یہاں اگر امریکہ کے نظام پر بحث ہوجائے تو شاید ٹھیک ہے یہ ایوان سے مناسبت رکھتا ہے اگر یہاں برطانوی کے نظام سے بحث ہوجائے وہ اس سے مناسبت رکھتا ہے اگر نظام الٰہی سے بحث ہوتا ہے تو یہ ایوان اس سے مناسبت نہیں رکھتا ہے یہ ہماری سب سے بڑی بد قسمتی ہے جناب اسپیکر میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور ہمارا منشور بھی یہی ہے کہ رسول اللہ صلعم کا جو دین ہے نافذ کیا جائے پاکستان اور اس قومی ادارے میں یہ نظام ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جناب حمید خان صاحب اس کے بعد آپ کو موقعہ دیا جائے گا آپ جو بولنا چاہیں بولیں گے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - جناب ہم مولانا صاحب سے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کبھی تعصب کی بات نہیں کی اور اس کا بنیاد نہیں رکھا ہے۔ مولانا صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ تعصبات ہو رہا ہے یہ ہو رہا ہے وہ رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ رپورٹ سے متعلق بات کریں۔ پلیز۔

مولانا عبدالواسع - جناب اگر آپ کہتے ہیں تو میں نہیں بولوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جناب آپ بولیں بالکل بولیں۔

مولانا عبدالواسع - جناب جب ان کا نمبر آجائے تو بولیں جو کچھ بولنا چاہیں گے بولیں چاہے مخالفت کریں یا حمایت وہ جانے اس کا کام۔ لیکن میری تقریر کے دوران وہ کیوں مداخلت کرتا ہے۔ اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا ذکر کرتا ہوں تو وہ اس پر کیون اعتراض کرتا ہے۔ میں اپنی جانب سے نہیں بول رہا ہوں میں واقعات کا ذکر کر رہا ہوں-------- (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر - معزز ارکان سے گزارش کی جاتی ہے۔ کہ تشریف رکھیں۔ جی خان صاحب۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - جناب اسپیکر مولانا صاحب خود اپنی بات کی نفی کر رہا ہے۔ کہتا ہے کہ تم جانو اور تمہارا کام' اگر ہم جانیں اور ہمارا کام تو مولانا صاحب پھر کس مقصد کے لیے بول رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جناب خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ مولانا صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مولانا عبدالواسع - جناب اسپیکر میں یہ حق رکھتا ہوں جس طرح بولوں میں نے حمید

خان کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کی بلکہ میں نے بخاری شریف کی ایک حدیث کا ذکر کیا۔ اس حدیث کے زد میں جو آتا ہے۔ اگر وہ آتا ہے تو اپنا اخلاق درست کریں اگر نہیں آتا ہے اس کے زمرے میں تو ٹھیک ہے۔ لیکن ان کو کیا تکلیف جو میری تقریر میں بار بار مداخلت کرتا ہے اگر ان کے اندر یہ عمل موجود نہیں تو یہ دوسری بات ہے ---- (شور) ---- (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔ جی حمید خان صاحب۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - جناب میں ان کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ ان کی اصلاح کر رہا ہوں۔ یہ غلط انداز میں بول رہا ہے۔ میں مخالفت بالکل نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ مولانا صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مولانا عبدالواسع - جناب اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کوئی اس ایوان میں لائے کہ وہ قوم پرستی کا سیاست کرسکتے ہیں یا تعصب کی سیاست کرسکتے ہیں اگر کوئی یہ ارشادات لائے تو میں شاید آپ سے اتفاق کرسکتا ہوں۔ اگر آپ نے نہیں لائے اللہ جل لہ شان ہو کا فرمان ہے۔ (عربی) ------ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جس کا میں نے پہلے ذکر کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اگر اس پر کوئی عمل کرے اور اس کے مقابلے میں کوئی جواز کچھ پیش کرسکتا ہے تو میں پھر آپ سے اتفاق کرتا ہوں اگر آپ نے پیش نہیں کیا اور آپ کے اندر یہ عمل نہیں تو میں نے تعصبات کے خاتمے کے لیے چند گزارشات پیش کی ہے۔ جناب اسپیکر میں اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ یہ گزارش کرتا ہوں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی یہ رپورٹ ہے یہ محکمہ حکومت پاکستان کا ایک سرکاری ادرہ ہے۔ انہوں نے جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ اس پر عمل درآمد کے لیے اس ایوان سے اور ایوان کے اختیارات میں جتنی جلد ہو قانون سازی کرلے اور اپنے عوام کے لیے اس صوبے کے لیے نظام الٰہی رائج کرنے کے لیے پیش قدمی کرلیں تاکہ ہمارا صوبہ اس نظام الٰہی سے ثمر آور ہوجائے۔ اگر اللہ کا نظام ادھر نافذ ہوگیا میں سمجھتا ہوں کہ نہ اچکزئی صاحب نہ دوسرے حضرات یہاں نفرت کی سیاست کرسکتے ہیں بلکہ قومی سیاست صرف

پاکستانی قوم کی حیثیت سے یا مسلمان کی حیثیت سے کر سکتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے قبیلوں کی سیاست کوئی نہیں کر سکتا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - کوئی اور معزز رکن؟۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ (صوبائی وزیر) - جناب اسپیکر آج نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر بحث کا دن ہے اس پر ہم نے ایک طائرانہ نظر ڈالی ہے۔ اس میں جہاں تک بلوچستان میں ۱۸۰۰ء سے لے کر اب تک عدالتیں قضاء کی انہوں نے تذکرہ کی ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ واقعی یہاں شروع سے اسلامی قوانین رائج ہو چکے ہیں لیکن علاوہ ازیں اس رپورٹ میں جو سفارشات کی گئی ہیں کہ دور حاضر میں صرف وہ لوگ قاضی کے عہدے پر فائز ہو سکتے ہیں جو اسلامی مدرسوں سے فارغ ہوئے ہوں۔ اس سے پہلے حکومت نے ان لوگوں کو بھی یہ رعایت دی تھی جو ایل۔ بی پاس ہو۔ لیکن اب اس نے یہ سفارش کی ہے کہ ایل۔ ایل۔ بی پاس کو قاضی کے عہدے پر فائز نہ کیا جائے۔ میرے خیال میں اس میں بہت سی پیچیدگیاں ہیں۔ اس کی میں اس طرح وضاحت کرتا چلوں ایک تو یہ جب ہم پہلی جماعت سے لے کر سیکنڈری یا ہائی سیکنڈری تک اسلامی جتنے بنیادی تھاٹ Thought ہیں وہ ہم اسکول میں سیکھ جاتے ہیں دوسری بات یہی قاضی کیس سپریم کورٹ تک پہنچتے ہیں۔ وہاں ان کی تفسیر اور تشریح ہوگی۔ دوسری بات اسلام ایک عالم گیر مذہب ہے۔ میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے ملاؤں نے اس کو عالم گیر سے ہٹ کر علاقائیت تک محدود کر رکھا ہے۔ اگر آپ لندن جائیں وہاں لاء کالج ہے۔ وہ ہمارے رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیورسپروڈنس Jurisprudence میں ٹاپ آف لسٹ ہیں۔ جیورسپروڈنس میں اس کی ویزڈم اتنی محدود نہیں تھی۔ ہمارے ہاں عالم کی تعریف کوئی نہیں کر سکتا بلکہ ہمارے دیہی علاقوں میں عالم تو اس کو کہتے ہیں جس کو مذہبی علوم سے واقفیت ہو۔ لیکن اگر آپ انسیکلوپیڈیا میں لفظ لرنیٹ کی تعریف دیکھ لیں اس میں عالم اس شخص کو کہتے ہیں جو مذہبی علوم سے جدید علوم سے معاشرتی علوم اور سائنسی علوم سے واقفیت رکھتا ہو۔ لیکن ہمارے ملاؤں نے عالم کی انٹرپریٹیشن اس طرح کی ہے کہ جب کوئی پنج کتاب یا شیخ سعدی یا کچھ اور مذہبی کتابیں پڑھ لے تو وہ ایک بڑا عالم ہے۔ میرے خیال میں جو عالم کی اصل ڈیفینیشن ہے ہم اس

کو تسلیم کریں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے جتنے بھی مذہبی لوگ ہیں ہم ان کی عزت کرتے ہیں اور ان کی تعلیمی معیار سے کچھ سیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم ہرگز نہیں کہتے کہ شیخ سعدی اچھا آدمی نہیں رہا ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک عظیم فلاسفر تھا۔ لیکن میں نے برنارڈشا شکسپئر کو جب پڑھا وہ سب ہی انہی کے مقابلے کا آدمی ہے۔ لیکن یہاں اگر کسی نے شیخ سعدی کے متعلق پڑھا وہ کہتا ہے کہ وہ ایک عظیم آدمی تھا لیکن برنارڈشا شیکسپئر یا عبداللطیف بھٹائی کچھ نہیں میرے خیال میں یہ درست نہیں ہم لوگوں کو اپنی وسعت کو وسیع کرنا چاہیے۔ میں پھر اصل مقصد کی طرف آتا ہوں کہ ایل ایل بی کی ڈگری رکھنے والوں کو قاضی کی آسامیوں پر فائز نہ کرنے کی سفارش یہ ایک اچھی بات نہیں۔

حالانکہ ایک ایل ایل بی کے طالب علم کو کالج میں محملن جیورسپریوڈنس (Juirisprudence) پڑھایا جاتا ہے۔ محملن جیورسپریوڈنس کا مطلب یہ ہے کہ فلاسفہ قانون محمدی۔ ایک اور مضمون مسلم پرسنل لاء بھی پڑھاتے ہیں بلکہ جتنے بھی ہمارے امور ہیں آپ کے وراثت کی جو فلسفہ شادی بیاہ میرے کہنے کا مقصد یہ کہ آپ کے جتنے بھی دنیاوی امور ہیں وہ مسلم لاء میں موجود ہیں اور ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری کے لیے باقاعدہ امتحان لیا جاتا ہے۔ تب کامیابی کے بعد یہ ڈگری دی جاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام نہیں ہے اور ہم یہ سفارشات نہیں کرتے ہیں میرے خیال میں ہم لوگ یہ دیکھ لیں کہ اول قانون کیا ہوتا ہے؟ قانون ان دنیاوی مضمرات کو کہتے ہیں کہ جب حالات ڈسٹربنس میں ہوں گے تو آپ ان کو کس طرح کنٹرول کرلیں گے وہ حالات جو چودویں صدی میں تھے وہ نہیں ہیں یہ ہم بالکل کہتے ہیں کہ ہمارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہترین جیورسٹ تھے اور ابھی تک ان کے نظیر اور جو قول ہیں یا اس کے فیصلے ہیں وہ بالکل مثالی ہیں اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ اپنی وکالت اتنا نہیں کرتے تھے جتنا یہ لوگ کرر ہے ہیں میں آپ لوگوں کے سپریم کورٹ کی ایک رولنگ پیش کرتا ہوں کہ شفا کے ایک کیس میں ایک وکیل نے کہا تھا جس کا نام مجھے یاد نہیں ہے جب محمد مصطفےٰ صلعم کا زمانہ تھا وہاں جو انگریڈنس تھے چار بنیادی لوازمات تھے یا تین تھے ابھی جب دنیا نے ترقی کی ہے ابھی اسٹیٹ کی وسعت ہے اور بڑا وجود ہے اس وقت اسٹیٹ کی کوئی اہمیت نہیں تھی لہٰذا دنیا نے یہ ترقی کی ہے اور اسٹیٹ کا ایک بڑا وجود ہے اس وقت اسٹیٹ کو اہمیت نہیں دی ہے لہٰذا میں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگ اس سلسلے میں میری بات کو مد نظر رکھتے ہوئے شفا کی جو قانون ہے اس میں

تبدیلی لائیں اس نے پھر محمد مصطفیٰ صلعم کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ عربستان ٹھیک نخلستان ہے مکران جیسا۔ محمد مصطفیٰ صلعم اپنے صحابیوں کے ساتھ گھوم رہے تھے کہ لوگ کھجور کی درختوں پر چڑھ رہے تھے تو محمد مصطفیٰ صلعم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا کر رہے ہیں میرے خیال میں کچھ دوست نہیں جانتے ہیں ہمارے ہاں دو قسم کے کھجور کے درخت ہوتے ہیں ایک کو ہم کہتے ہیں نر ایک کو ہم کہتے مادہ۔ نر کے ایک دو خوشے ہم اس مادہ درخت کے خوشوں میں ڈال دیتے ہیں اردو زبان میں سیرابی کہتے ہیں وہ کرتے جائیں تب وہ فصل دے گی ورنہ نہیں دے گی اور اس میں گٹھلیاں وغیرہ نہ ہوں گی اور وہ فصل ناکارہ ہوگی ایسا ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلعم نے یہ کہا کہ یہ کیا کر رہے ہیں تو صحابی نے کہا کہ یہ کھجوروں کی تعبیر کر رہے ہیں محمد مصطفیٰ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر نہ کریں یہ خود ہی فصل دے گی۔ یہ ہوا جب فصل کا سیزن ہوا سارے کھجور کے درخت جو تھے فصلات موجود تھے لیکن وہ بغیر گٹھلیوں کے ہوئے صحیح نہیں ہوئے تو محمد مصطفیٰ صلعم خود ہی حیران ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ ان کی عظمت کو دیکھیں ہم ان کی وکالت کرتے ہیں ہم اپنے جھگڑوں میں پڑ جاتے ہیں اور اپنی انا کو مطمئن کرتے ہیں تسکین دیتے ہیں لیکن ہم میں وہ جوہر نہیں ہے انہوں نے فرمایا اپنے صحابیوں کو اور وہاں کے لوگوں کو کہا کہ خیال کریں کہ میں بھی آپ لوگوں کی طرح انسان ہوں دنیاوی معاملات میں۔ اور انہوں نے دو الفاظ استعمال کئے ہیں کہ دنیاوی معاملات تجربات پر ہم لوگوں کا انحصار ہے مجھے یہ تجربہ اور مشاہدہ نہیں ہوا ہے یہ دنیاوی معاملہ ہے مجھے اس کا پتہ نہیں تھا' میں بھی آپ لوگوں کی طرح انسان ہوں میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلعم کے بعد دنیا نے کتنی ترقی کی ہے اس وقت الیکٹریفکشن کا کوئی لاء نہیں تھا ریلوے سسٹم نہیں تھا اس کا کوئی لاء نہیں تھا لیکن بعد میں جو یہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے میں نے آپ لوگوں کو یہ کہا تھا کہ لاء کی فلاسفی یہ ہے کہ سوسائٹی میں جتنی گروتھ ہوگی اس میں جتنی ہمواریاں ہوگی ان کو آپ کس طرح ہم آہنگ بنادیں گے تاکہ سوسائٹی صحیح طریقے سے چلے اپنا کام کرے اور میرے خیال میں یہ واحد علاقہ ہے اور واحد قوم مسلمان ہے کہ ہمارے پیغمبر نے بنیادی بات بتادی اور اسلامک لاء کی جو سورسز ہیں وہ چار ہیں قرآن شریف ۔ قرآن شریف اگر سیلسنس رہا تو پھر حدیث۔ حدیث کے بعد ہمارے جتنے جیورسٹ ہیں وہ آتے ہیں اس کے بعد اگر یہ سارے جیورسٹ کی سمجھ میں نہیں آیا تو پھر اس کے بعد اتھارٹی۔ کہ اس کو یہ قابلیت اور صلاحیت ہو اس کی باتوں کو بھی لاء کا درجہ دیتے ہیں لیکن

میرے خیال میں ابھی تک پاکستان میں ماسوائے تنقید کے ابھی تک کوئی جیورسپنڈنس ایسا نہیں۔ میں ایک لاء کا سٹوڈنٹ ہوں ابھی تک کوئی جیورسپنڈنس پیدا ہی نہیں ہوا انہیں جو محمد مصطفےٰ صلعم نے جو بنیاد دی ہے وہ ایسا ہی کوئی قانون بنا دیں تاکہ ہم لوگ اپنی سوسائٹی کو چلائیں اور میں آپ لوگوں کو ایک اور بات بتا دوں ایک ہوتا ہے UNIVERSAL TRUTH یہ وہ چیز ہے چاہے اس کو ایک ہندو کہے چاہے اس کو ایک مسلم کہے چاہے اس کو ایک انگریز کہے اس کا جو قانون ہے وہ خود ہی ٹھیک ہوگا ہمارے جتنے قوانین اچھے ابھی جو سرمن Sermon کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے حمید اچکزئی صاحب نے کہا ہمارے سرمن کے بارے میں۔ حضور صلعم کا آخری خطاب ہے آپ لوگوں کو پتہ ہے ہمارا جو DECLEARATION OF HUMAN RIGHT اس کی فلاسفی ہی بالکل یہی ہے حالانکہ ہم انگریزوں کو کہتے ہیں کہ ہم ان کے پیچھے پڑے ہیں وہ بھی آپ کی جو اچھی چیزیں ہیں لے رہا ہے لیکن مجھے اور آپ میں صلاحیت ہی نہیں ہے۔HUMAN DECLEARATION کی جو فلاسفی ہے

IT IS THE LAST ADDRESS OF HUZRAT MUHMMAD PEACE BE UPON HIM حالانکہ میگنا کارٹا ہے بل آف رائٹس ہے یہ سارے تو انگریزوں نے بنائے ہیں لیکن محمد مصطفےٰ صلعم کی جو باتیں ٹھیک ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ چونکہ یہ مسلم ہے ہم اس کو نہیں لیں گے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم لوگ قانونی معاملوں میں اپنے ذہن کو اتنا محدود نہ رکھیں کہ ہم لوگ پیچھے ہو جائیں اس کے بعد میں آگے یہ کہتا ہوں کہ ہمارے مولانا صاحب کو پتہ ہی نہیں ہے جتنے بھی اسلامی قوانین ہیں وہ پہلے سے نافذ ہیں کل یا پرسوں کسی نے حدود آرڈیننس کے بارے میں غلط انٹرپریٹیشن کیا تھا میں نے مداخلت نہیں کی۔ حدود آرڈیننس بھی یہاں لاگو ہے قصاص یا دیت آرڈیننس بھی یہاں لاگو ہے اور زکوۃ جو معاشی قانون ہے وہ بھی لاگو ہے عشر بھی لاگو ہے صرف بات یہ ہے کہ جب ہم اس کو قابل عمل سمجھتے تھے تو اس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت ہمیں یہ کوڈ دیئے تھے ابھی ہم اور آپ اس کو پراگرس نہیں کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ میں کہتا ہوں کہ ایک حیرت کی بات ہے

پارلیمنٹ پر کہ ہم لوگوں نے اپنے کو اتنا محدود رکھا ہے کہ مہذب سوسائٹیوں میں جتنے قوانین بنائے جاتے ہیں وہ اسمبلیوں سے ہوتے ہیں لیکن پاکستان واحد یہاں ایک ایسا ادارہ ہے اسٹیٹ ہے انہوں نے یہاں ایک عدالت بھی قائم کی ہے کہ جو قوانین اسلامک انکشن سے کنٹرڈیکٹ Islamic diction contract کریں ان کی تصحیح کی جائے جسے ہم لوگ وفاقی شرعی عدالت کہتے ہیں مولانا صاحب آپ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں بلوچستان اسمبلی کی اتنی اہمیت نہیں ہے وہ لیجسلاجو نہیں کرسکتی ہے کیونکہ وہ لیجسلیشن کے رائٹ Rights ہیں وہ قومی اسمبلی نے اپنے قبضے میں لی ہے آپ کی کیا حیثیت ہے اگر قانون کی حیثیت سے دیکھا جائے تو ہماری اسمبلی کی حیثیت ایک ڈسٹرکٹ کونسل کی سی ہے آپ کون سے قانون کی بات کر رہے ہیں جتنے معاملات ہوں گے آپ ایک قانون تو آپ بنا سکتے ہیں یہ سارے اختیارات فیڈرل گورنمنٹ کی لیجسلیٹو لسٹ ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسی آئین میں جو کنکرنٹ Concurrent لسٹ کے اختیارات آپ کو نہیں حاصل پہلے صوبوں کو دیئے تھے اب فیڈرل گورنمنٹ نے وہ غصب کرلئے ہیں آپ کا زکوۃ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ پہلے کنکرنٹ لسٹ میں ہے پہلے انہوں نے صوبوں کو دیا تھا اب انہوں نے غصب کرلیا میرے کہنے کا مقصد یہ اسمبلی۔ اسمبلی کا مقصد یہ ہے کہ قانون بنائے مگر اس اسمبلی کے اختیارات وفاقی اسمبلی نے لے لئے ہیں اب صوبوں کو یا یونٹوں کو کوئی اختیار نہیں دوسری بات یہ ہے کہ اگر وفاق کو کوئی قانون بنانے کے اختیارات ہیں آپ مذہبی لوگوں میں بازور شمشیر وفاقی عدالت قائم کی ہے اور اس نے جو پارلیمنٹ کے جو اختیارات ہیں انہوں چھین لئے ہیں مقننہ جو ہوتی ہے پارلیمنٹرین ہوتے ہیں یہ پاکستان ہے کہ قانون آپ اپنے لوگوں کے مطابق بنادیں گے لیکن اس کے اوپر وفاقی شرعی عدالت قائم ہے مولانا صاحب یہ گلہ ہم آپ سے کر رہے ہیں آپ نے جو فیڈرل شریعت کورٹ قائم کی ہے اس کو یہ اختیارات دیے گئے ہیں کہ پارلیمنٹ کچھ بھی نہیں ہے جو آپ کا جی چاہتا ہے وہ سارے اس نے کردیئے ہیں قصاص اور دیت آرڈیننس اس نے کردیا۔ حدود آرڈیننس ہوچکا ہے مجھے آپ بتادیں کہ آپ قانون کے زمرے میں اور کیا لانا چاہتے ہیں صرف یہ کہ ہم کس طرح ان پر عمل در آمد کرتے ہیں اور اس کے

متعلق میں کچھ زیادہ بول رہا ہوں میں آپ لوگوں کو ایک اور مثال دوں گا کہ جسٹس منیر ہر چند کہ اس کی جو انٹلیکچول Intellectual ہے اس پر لوگ شک کرتے ہیں بحیثیت سپریم کورٹ کے اس نے کچھ فیصلے ایسے کئے میں اس پر کمنٹس نہیں کرتا ہوں لیکن اس کی ایک مشہور کتاب ہے اس نالائق اسٹیسٹ نے اس کو بند کیا تھا آپ اس کو پڑھیں (FROM JINNAH TO ZIA) اس نے کلیرکٹ یہ لکھا ہے کہ اسلام کا جو مذہب ہے وہ پراگریسو مذہب ہے جو تاج ہمیں محمد مصطفےٰ صلعم نے دی ہے ہم اس کو عالم گیر بنا سکتے ہیں لیکن یہ ہمارے جو ملا ہیں جنہیں ہم یہی تعلیم یافتہ کہتے ہیں میرے خیال میں' میں شیکسپیئر کو بھی پڑھتا ہوں میں شیخ سعدی کو بہت پڑھتا ہوں میں فزکس کو بھی پڑھتا ہوں میں حدیث بھی پڑھتا ہوں لیکن یہ کہتے ہیں کہ فزکس کو ہاتھ نہ لگائیں یہ کہتے ہیں کہ شیکسپیئر کی کتاب کو گولی مارو۔ خدا کے لیے آپ علم سے کیوں نفرت کرتے ہو اور جس طرح آپ ون سائیڈڈ ہیں آپ کی سوچ تو محدود ہے اس طرح ہم لوگوں کی جو سوسائٹی ہے وہ ایک دلدل میں پھنسی ہوئی ہے ہم لوگ نہ آگے جا سکتے ہیں اور اگر ہم لوگ آگے جانے کی کوشش کریں بالکل تلوار آپ کے ہاتھ میں ہے آپ فتویٰ لگانے میں اتنے ماہر ہیں کہ پوچھیں مت۔ میرے خیال میں جتنے رکمنڈیشن recommendation ہیں جیسا کہ ہمارے ایک ساتھی نے فرمایا ہے انہیں جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس کے سپرد کر دیں اور میں سی ایم صاحب سے جناب اسپیکر صاحب کے توسط سے گزارش کروں گا یہ قانون کی پروژن provision ہے ایڈووکیٹ ہے جنرل کو یہاں بیٹھنا چاہئے ہمیں اس کی سروسز کی بھی ضرورت ہے میں نہ ماہر ہوں نہ مولوی صاحب ماہر ہیں۔ اس کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ پوری کر لیں ایڈوکیٹ صاحب کو یہاں بیٹھنا ہے اور جو بھی پازیٹو لاز positive laws ہیں جتنے رکمنڈیشن ہیں اس اسٹیٹ کی اس صوبے کی بھائی کے لیے جو ہیں ہم لوگ ان سے بالکل اختلاف نہیں کرتے ہیں۔ لیکن باقی یہ بات میری جو اپروچ ہے میرا جو انداز سوچ ہے میں اس کو رکمنڈ کر لوں باقی جس کا نقصان ہے وہ تو میرے خیال میں اس معاملے میں وسیع النظر ہونا چاہئے۔

بہت بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی مولانا صاحب۔

مولانا عطااللہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (عربی)

جناب اسپیکر، سب سے پہلے میں معزز اراکین کا مشکور ہوں بلکہ ان کو مبارک باد دیتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے معزز اراکین نے متعلقہ طور پر ڈش انٹینا کی لعنت کے خلاف قرارداد منظور کر کے تمام پاکستان کی اسمبلیوں سے سبقت حاصل کی ہے۔ اس کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی جتنی بھی سفارشات بھیجی گئی ہیں ان پر عمل درآمد کی ضرورت ہے اسلامی نظریاتی کونسل کے قیام کی افادیت ہو سکتی ہے اگر سفارشات کو محض کتابوں کی زینت نہ رکھا جائے تو پھر اسلامی نظریاتی کونسل کی ضرورت اور اس کے ممتاز علما اعلیٰ عدالت کے جج صاحبان ممتاز سکالرز کی محنت ضائع ہوگی اور تمام اخراجات بے سود ہو جائیں گے اس لیے میں معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ اسلامی نظریاتی کونسل کی پیش کردہ رپورٹ سال ۹۱-۱۹۹۲ء کے علاوہ سابقہ سفارشات جو مسلمانوں کی معاشی معاشرتی تہذیبی تعلیمی قانونی اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق قرآن اور سنت کے مطابق مرتب کیے ہیں ان پر عمل درآمد کے لیے متفقہ یادداشت بھیج دے تاکہ اسلامی نظام حیات میں بلوچستان اسمبلی کا حصہ ہو نیز میں یہ بھی معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ وفاق کو استفساری یادداشت برائے بھیجا جائے کہ اب تک اسلامی نظریاتی کونسل کے کن کن سفارشات پر کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے میں تیسری گزارش معزز اراکین سے یہ کروں گا کہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۳۱ میں اسلامی طرز زندگی گزارنے کی مکمل تلقین کی گئی ہے لیکن عملاً اس آرٹیکل کا وجود نہیں ہے اس لیے وفاق کو یادداشت بھیجا جائے کہ اسلام کی اس آرٹیکل پر مکمل عمل درآمد کیا جائے آخر میں معزز رکن محترم کچکول علی صاحب نے باتیں ایسی کیں ان کو مناسب نہیں تھا کہ وہ خود بھی مسلمان ہے اس لیے کہ ہر فن کے لیے ماہر کا ہونا ضروری ہے اس لیے میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ صرف تیمم کے فرائض اس ایوان کے سامنے بتائے تو میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں پھر وہ قاضی بھی بن سکتے ہیں باقی رہا مسئلہ۔ چونکہ اسلامی نظریاتی کونسل میں جج صاحبان بھی ہیں علما بھی ہیں قانون دان

بھی ہیں سب ہیں لیکن کچکول صاحب کی باتیں خلاف مضمون ہے۔ اس لئے وہ باتوں سے توبہ بھی کرے اور اس ایوان سے معافی بھی مانگے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میر طارق محمود کھیتوان

میر طارق محمود کھیتوان (صوبائی وزیر) - جناب والا مولانا صاحب نے ہمیں یہاں تبلیغ سنائی ہے مسلمانوں پر تبلیغ نہیں ہوتی ہے غیر مسلموں پر اگر تبلیغ کی جائے تو بہتر اور اچھا عمل ہے ہم سب مسلمان ہیں ہمارا ایمان پختہ ہے اس کے علاوہ یہ اب تک معلوم نہیں کہ یہ کس فرقے کی بنی ہوئی کتاب ہے اسلامی نظریاتی کونسل نے جو یہاں کتاب بھیجی ہے اس کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ یہاں حنفی اور دیوبند کے علاوہ یہاں پاکستان میں مختلف سیاسی پارٹیاں ہیں جن کا اپنا اسلامی نظریہ ہے جماعت اسلامی ہے جماعت علماء ہے نورانی میاں صاحب کی جماعت ہے اور ان کا اپنا جو دوسرا گروپ ہے وہ مولانا سمیع الحق صاحب کا گروپ ہے میری تجویز ہے کہ وہ ایک پریس کانفرنس میں ٹریژری بنچز سے کہ یہ سارے ایک پریس کانفرنس میں بیٹھیں اور اس نظریاتی کونسل پر متفق ہو کر دستخط کریں۔ اس کے بعد یہ رپورٹ اسمبلی میں لائی جائے

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی حاجی محمد شاہ مردان زئی۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) - بسم اللہ الرحمان الرحیم جناب اسپیکر جس دن اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ اسمبلی میں پیش ہوئی تھی اس دن میں اسمبلی میں نہیں آیا تھا یہ کتاب میرے پاس نہیں ہے میری یہ تجویز ہے کہ یہ رپورٹ کسی کمیٹی کے پاس ارسال کر دیں سپرد کر دیں۔ وہ اس کے لیے ایک اچھا لائحہ عمل تیار کرے پھر وہ اسمبلی میں پیش کرے۔ آج کل بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے نظریاتی کونسل کے جو چیرمین ہیں اس کو بھی بالکل نماز نہیں آتی ہے جب ہم یہ رپورٹ بھیج بھی دیں تو وہ کیا اس کو کریں گے۔ وہاں پر جو نظریاتی کونسل کا چیرمین چنا گیا حقیقت میں مولانا صاحب نے کہا تھا کہ ہر مرض کے لیے اسپیشلسٹ ضروری ہے ضروری نہیں کہ کچکول علی صاحب ہر چیز بھی جانتا ہے اس طرح نہیں ہے اگر اس سے بھی پوچھ لیں تو اس کو بھی نماز نہیں آتی ہوگی۔ لیکن بات یہ ہے کہ وہاں پر جو چیئرمین ہے اس کو بھی نماز نہیں آتی ہے وہ ہماری رپورٹ کیا کریں گے کیا پڑھیں گے اگر مولانا صاحبان اس میں مخلص ہیں تو اس میں ایک

سپیشل کمیٹی بنالیں اور مولانا صاحب بھی اس میں ہو اور اس میں باقاعدہ رپورٹ بنا کر اسمبلی میں پیش کرے پھر اس پر بات کرسکتے ہیں ایسے کوئی فائدہ نظر نہیں آرہا ہے ایسے ہم کوئی سفارش کریں کہ وہاں بھیج دیں نہ مولانا صاحب نے کوئی اچھی تجویز دی ہے کہ ہم اس پر متفق ہوسکتے ہیں یہ رپورٹ اگلے سال بھی آیا تھا ہم اس کمیٹی میں تھے لیکن بدقسمتی سے یہ ہوا تھا کہ کوئی میٹنگ کے لیے کوئی نہیں آتا تھا خود مولانا صاحب نہیں آتے تھے میں مولانا صاحبان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس کمیٹی کے ممبر ہوجائیں یا چیرمین ہوجائیں تو اس میں کوئی اچھی رپورٹ بنا کر اس اسمبلی میں پیش کرے یہ اسلامی مسئلہ ہو تاکہ اسلام کے لیے فائدہ مند ثابت ہوجائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر — جناب عطا اللہ صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ہے بعد میں جمالی صاحب بولیں۔

مولانا عطا اللہ — جناب والا پوائنٹ آ آرڈر۔ میرا خیال ہے جو مردان زئی صاحب نے تجویز دی ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اس نے خود بھی بتایا کہ اس کو پچھلے سال بھی ایک سرد خانے میں ڈال دیا گیا تھا اس لیے جو میں نے تجویز دی ہے کہ اس کو سفارش بھی بنا کر بھیج دیں تو یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ شکریہ۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) — بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب اسپیکر تھوڑی سی تاریخ کی طرف میں جاہوں گا یہ ملک جو وجود میں آیا اس کی بنیاد اسلام تھی ہم نے جب پارٹیشن کی تو اس کی بنیاد یہ تھی کہ مسلمان اور ہندو اکٹھے نہیں رہ سکتے کیونکہ ہندو جو تھے وہ مسلمانوں کا حق مار رہے تھے اور اس کے بعد انگریز اور ہندو مل کر کشمیر کے تنازعات ہمارے لئے لے لائے تو بنیادی طور پر یہ ملک اسلام کے لیے بنا تھا اور اسلام سے ہم لوگوں نے روگردانی کی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا اگر اسلام ہوتا تو بھائی چارہ ہوتا، محبت ہوتی، دوستی ہوتی اور مشرقی پاکستان ہم لوگوں سے نہ جاتا۔ مشرقی پاکستان کے ٹوٹنے کی وجوہات یہ تھیں کہ اس کو حقوق نہیں ملے اسلام نہیں تھا لہٰذا پاکستان آدھا رہ گیا یہ جو رپورٹ آئی ہے میں مختصر عرض کرنا چاہتا ہوں اس پر بڑا غور و خوض ہوا ہے یہ رپورٹ ایسے نہیں آئی ہے میں مانتا ہوں کہ مولانا صاحبان میں بڑا ڈفرنس difference ہے ایک دوسرے کی مسجد میں نہیں جاتے ہیں ایک دوسری کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں ہم پر تو فتویٰ لگاتے

ہیں یہ رپورٹ جو آئی ہے یہ مکمل رپورٹ ہے سب نے مل کر بنائی ہے میں سمجھتا ہوں اس کی حمائیت کرنی چاہئے اس کو پاس کر دینا چاہئے میں اس کی حمائیت کرتا ہوں- شکریہ-

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی خان صاحب-

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب میں مختصراً کچھ اس موضوع پر عرض کروں گا آج یہ بڑا حساس موضوع ہے اس کے متعلق ہمارے معزز ممبر صاحب نے بڑا اچھا اظہار خیال کیا- مولانا صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی- اور سرمن sermon سنائی دراصل قصہ یہ ہے جہاں تک اسلام کے بنیادی عقائد قرآن اور شریعت کا تعلق ہے اس کے متعلق قانون نافذ کرنے کا تعلق ہے ہمارے ملک جس کی آبادی دس بارہ کروڑ ہے سارے ملک میں اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے اور سب یہ چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد یہ نظام نافذ ہو جائے- اور ہم سب اس بات پر متفق ہیں مگر سوال یہ ہے کہ یہ شریعت اس ملک میں نافذ ہو کیوں نہیں رہا ہے اصل بات یہ ہے ضیاالحق فوجی حکمران تھا مارشل لاء کے اختیارات بھی اس کے پاس تھے صدر بھی تھا سارے اختیارات بھی اس کے پاس تھے اس نے اپنا سارا زور لگایا کہ اس ملک میں شرعی نظام نافذ ہو جائے مگر وہ نافذ نہ کر سکا- اور ہمارے پاس جو وکلا صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی اس بات کا پتہ ہے کہ ضیاء الحق اس ملک میں نفاذ شریعت اس لئے نہیں کر سکا کہ اگر نظام اسلام یہاں لاؤں تو اسی ہزار قاضیوں کی ضرورت ہے- اس نے یہ ٹی وی پر کہا تھا اور مسجد میں ہمارے جو مولوی صاحبان ہیں مولانا صاحب ناراض نہ ہوں اس بات سے یہ بات ضیاء الحق نے ٹی وی پر قوم سے کہا کہ ہمارے ہاں جو اسی ہزار قاضی جو اس کام کے لیے ضرورت ہیں وہ ہمیں میسر نہیں ہیں اور ہمارے مسجد کے جو عام ملا صاحبان ہیں ان کو قضاء کرنے کی یہ استطاعت بھی نہیں ہے ان میں یہ علم بھی نہیں ہے کہ وہ یہ کر سکیں لہٰذا اس ملک میں ہم گویا نفاذ شریعت نہیں لا سکتے کیونکہ ہمارے پاس قاضی نہیں ہیں کہ وہ یہ کام کر سکیں دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ ضیاء الحق اور علماء صاحبان کے درمیان اختلاف اس نکتے پر تھا کہ اسلام کی جو انٹرپریٹیشن ہے اس کی اجازت ان کو دی جائے اور ان کے جو بھی مفکرین اور انٹلیکچول Intellectuals تھے وہ اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ مقننہ سے جو قانون ہے یا شرعی نظام قوم کو دینا چاہتے ہیں پہلے

پارلیمنٹ اس کو پاس کرے اور اس کے لیے واضح احکامات واضح کلاز ہوں کیونکہ سارا قانون قوم
کے سامنے ہو پھر اس کو پارلیمنٹ پاس کرے اور پھر پارلیمنٹ کے پاس کرنے کے بعد عدالتوں اور
کورٹس وغیرہ کو دیا جائے اس وجہ سے ضیا الحق جس نے بڑا زور لگایا وہ اس وجہ سے نافذ نہ کر سکا
بات دراصل بالکل صحیح بھی ہے مثلاً اگر آپ ملا صاحبان کو یہ اجازت دے دیں کہ وہ قضاء شروع کر
دیں اور ہا ملا بذات خود ایک کورٹ ہو اور وہ اسلام کو اس انداز میں انٹرپریٹ کریں تو اسلام کا اس
ملک میں تماشہ بن جائے گا اور وہ تماشہ اس طرح سے بنے گا کہ مثلاً ایک ملا پشاور میں کس کیس
میں ایک فیصلہ دیتا ہے اور بالکل اس نوعیت کے کس اور کیس میں ایک اور ملا کراچی لاہور یا کوئٹہ
میں کوئی اور فیصلہ دیتا ہے اور کراچی والا کوئی اور فیصلہ دیتا ہے تو ملک ایک تماشہ بن جائے گا۔ تو
اس لیے یہ لازمی امر ہے کہ جب تک مقننہ جب تک پارلیمنٹ اور قانون بنانے والے جیسے اپنے
کچکول صاحب نے کہا کہ جب تک وہاں سے قانون صحیح طور پر صحیح طریقے سے نافذ نہ ہو اس وقت
تک اس پر بحث کرنے اور سفارشات کرنے سے کیا فائدہ ہے؟ تو اس کو اوورکم Overcome
کرنے کے لیے مولانا صاحب سے ہم یہ گزارش کریں گے کہ ان کے بڑوں سے جو ان کے استاد
ہیں وہاں پر ملک میں جو قانون ساز ادارہ ہے یہ سفارشات وہ مرتب کریں اور بیشک لائیں ہم تو یہ
کہتے ہیں اگر کل آپ اسلامی نظام لانا چاہتے ہیں تو بے شک آج لاء مگر ایک طریقے سے ایک
مشورہ سے سب کے صلاح و مشورے سے پارلیمنٹ کے مشورے سے یہ نظام آسکتا ہے ویسے
ہماری اور آپ کی سفارشات سے وہ نہیں ہوگا دوسری ب جناب والا۔ میں مولانا صاحب کی
خدمت میں عرض کروں گا وہ یہ کہتے ہیں قوم پرست تعصب اور یہ اور وہ ' ہم سب مولانا صاحب کی
خدمت میں یہ بات عرض کریں گے کہ تعصب اور قوم پرستیں کی بات بار بار نہ کریں ہماری قوم
پرستیں کی جو سیاست ہے جو ہم یہاں اس صوبے میں کر رہے ہیں اس کا مطلب اور اس کی بنیاد
قطعاً تعصب پر نہیں ہے اور اس سے ہمارا مقصد تعصب نہ کرنا ہے یہ تعصب کا نتیجہ آپ نے خود
اخذ کیا ہوا ہے کہ یہ تعصب پر مبنی ہے ہم یہاں پر اپنے علاقے کے کس مخصوص گروپ کا ہم حق
مانگتے ہیں جس کے قرآن میں کئی ثبوت ہیں حضرت موسیٰ کا ثبوت موجود ہے حضرت یوسف کا
ثبوت موجود ہے حضرت داؤد کا ثبوت موجود ہے حضرت ابراہیم کا ثبوت قرآن میں موجود ہے کہ
انہوں نے اپنی قوم کے لیے حاکم وقت سے باقاعدہ سفارشات کیں اور اپنے حقوق مانگے تو قوم

پرستی کوئی گناہ نہیں ہے کوئی جرم نہیں ہے جس کا بار بار یہ کہہ رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اسلام کے بنیادی فلسفہ سے آگاہی نہیں ہے اگر آپ آگاہ ہوتے تو آپ یہ نہ کہتے کہ ہم تعصب کی بنیاد پر یہ سیاست کر رہے ہیں بلکہ حق مانگنا اپنی قوم کے لیے اپنے خاندان کے لیے اپنے قبیلے کے لیے کس کے لیے حق مانگنا بلکہ کسی کے لیے بھی حق مانگنا حق کی بات کرنا اس سے قطعاً تعصب ظاہر نہیں ہوتا ہے اور نہ یہ تعصب ہے تو میں مولانا صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ نے یہ جو طریقہ اپنایا ہوا ہے یہ تعصب اور یہ قوم پرستی اس کو آپ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں ہماری سیاست قطعاً تعصب پر مبنی نہیں ہے اور نہ ہی ہم خدانخواستہ مسلمانوں میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں جہاں تک اسلام اور شریعت کے بنیادی اصولوں کا تعلق ہے بفضل تعالیٰ ہم سارے مسلمان ہیں ہم یہی چاہتے ہیں کہ اس ملک میں شرعی نظام قائم ہو اور طریقے سے قائم ہو پارلیمنٹ اس کو قائم کرے یہاں جو نمائندے ہیں جو قانون ساز ادارہ ہے وہ اس کو قائم کرے ہم قطعاً اس سے اختلاف نہیں کرتے لہٰذا اس پر بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ مرکزی حکومت کا بنیادی کام ہے وہ اگر اس سلسلے میں پہل کرے تو انشاءاللہ ہماری طرف سے ہر قسم کا تعاون آپ کو اور مرکزی حکومت کو حاصل ہوگا شریعت لانے کے لیے ہمارا تعاون حاصل ہوگا۔ باقی یہ بات مولانا صاحب اس ملک میں دو قانون نہیں بن سکتے۔ جیسا کہ آپ نے اپنے سرمن یعنی وعظ میں بات کہی کہ ہم بلوچستان کی حد تک اپنا قانون بنالیں اور مرکز جانے اور اس کا کام جانے' یہ ایسا نہیں ہے یہ بات قطعاً غلط ہے اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا ہم اس ملک کے قانون کے ساتھ چلیں گے اور ملک کا قانون ساز ادارہ پارلیمنٹ ہے پارلیمنٹ جو بھی قانون بناتا ہے جو بھی قانون بنائے ہم اس کے پابند ہوں گے اور ہم یہ سفارش زیادہ سے زیادہ مرکزی حکومت سے کر سکتے ہیں کہ وہ اسلام قرآن اور سنت کے مطابق قانون بنائے اور جہاں تک اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں اس ہاؤس میں پہلے بھی ایک کمیٹی بنی تھی اور اس کمیٹی نے کافی غور و خوض کیا میرے خیال میں اس کمیٹی کے منٹس وغیرہ اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہوں گے۔ میں دوبارہ یہ تجویز پیش کروں گا کہ یہ جو اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ ہے وہ ہم سے سفارشات مانگ رہے ہیں اس سلسلے میں ہم سارے ساتھی مل کر ایک کمیٹی بنالیں اور یہ معاملہ اس کمیٹی کو سپرد کر دیں اور کمیٹی اپنی سپیسفک سفارشات اور ریکمنڈیشنز لے آئے جس پر ایوان میں غور کیا جائے اس طرح اگر ہم اور آپ ہر ایک اپنی اپنی بات کرے گا تو اس کا کوئی نتیجہ نکلے گا لہٰذا میں پھر اپنے ساتھیوں سے کہوں گا کہ وہ

ایک کمیٹی تشکیل دیں اور یہ کمیٹی اس ساری رپورٹ کو پڑھ کر صلاح و مشوری سے اپنی سفارشات مرتب کرے جو ہم آگے مرکزی گورنمنٹ کو بھیجیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر — کوئی اور معزز رکن؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) — جناب اسپیکر صاحب۔ اس سے پہلے کہ ایون کی کارروائی ختم ہو جائے اس میں ایک دو ناموں کی ڈپلیکیشن duplication ہوئی ہے ہمیں اس کی درستگی کے لیے چانس دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر — میں آپ کو موقع دے دوں گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) — شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر — جن معزز اراکین اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور جو تجاویز دی ہیں کچھ معزز اراکین نے کمیٹی کے بارے میں بات کی ہے میں معزز اراکین سے یہ استفسار کروں گا کہ اس رپورٹ کو قانون کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ وہ رپورٹ مرتب کرے یا وہ اس کو اگلے سیشن میں لایا جائے۔

مولانا عبدالواسع — اس کمیٹی میں حزب اختلاف سے کوئی رکن نہیں ہوگا اگر تمام جماعتوں سے ایک ایک رکن لے لیں تو بہتر ہوگا اس میں حزب اختلاف کا کوئی آدمی نہیں ہے۔

مسٹر کچکول علی — جناب اسپیکر صاحب میں نے اپنی تقریر کے دوران سی ایم صاحب سے بھی گزارش کی تھی کہ یہ ایک لیگل اشو Legal issue ہے ہر ایک پارٹی سے بے شک ایک ایک رکن ہو لیکن چونکہ ایڈووکیٹ جنرل کی یہاں ایک چیئر بھی ہے اس کو آپ اس کمیٹی میں بھی شامل کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر — مولانا صاحب نے تجویز پیش کی ہے کہ تمام پارٹیوں سے ایک ایک ممبر معزز ممبر اس کمیٹی کا رکن بنایا جائے آپ ان کا نام دے دیں۔

مولانا عبدالواسع — جناب آسان طریقہ تو یہ کہ جتنی بھی یہاں پارلیمانی پارٹیاں ہیں ان

کا ہر ایک پارلیمانی لیڈر اس میں شامل ہو یہ بہتر تجویز ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ مولانا صاحب اس تجویز سے اتفاق ہے کہ ہر پارٹی کا پالیمانی لیڈر اس کمیٹی ترتیب وائیز اس کے ممبر ہوں گے اور وہ کمیٹی اگلے سیشن میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ تجاویز پیش کرے گی شکریہ۔

مولانا عطاالله ۔ اس کمیٹی کا چیئرمین ابھی مقرر کیا جائے تاکہ مزید تاخیر نہ ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ جناب مولانا صاحب وہ کمیٹی جب میٹ meet کرے گی وہ اپنا چیئرمین بعد میں خود ہی منتخب کرے گی۔ وزیر قانون ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کمیٹیوں کی تصیح کے لیے اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں جیسا کہ کچھ کمیٹیوں میں ناموں کی ڈپلیکیشن Duplication ہوئی ہے اس کی تصیح کے لیے تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔ جن میں کمیٹی نمبر ۲ مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن جس میں جنگیز مری صاحب کا پہلے سے نام موجود تھا دوسرا نام اس کے لیے حاجی محمد شاہ مردان زئی کا نام پیش کرتا ہوں۔

۲۔ کمیٹی نمبر ۸۔ مجلس برائے سرکاری مواعید اس کے لیے جناب عبدالنبی جمالی صاحب کا نام پیش کرتا ہوں امید ہے آپ اس کی منظوری دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ یہ تحریک جو وزیر قانون نے پیش کی ہے تصیح تحریک منظور کی جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر (جناب ارجن داس بگٹی) ۔ محترم قائد ایوان وزراء صاحبان قائد حزب اختلاف اور معزز اراکین۔ آج ہماری صوبائی اسمبلی کے موسم خزاں کے رواں اجلاس کا آخری دن ہے اس اجلاس میں معزز ایوان نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اجلاس کی نمایاں خصوصیت یہ رہی ہے کہ آئین کی دفعہ ۵۴ کے ذیلی دفعہ ۲ کے فقرہ شرطیہ میں مندرجہ وضاحت کے مطابق صوبائی اسمبلی پر لازم ہے کہ وہ سال میں کم از کم ۷۰ دن کام کرے آئین کا یہ تقاضہ ہے اس سے پہلے یہ اسمبلی کبھی بھی پورا نہ کر سکی لیکن یہ اعزاز موجودہ اسمبلی کو حاصل ہے

کہ اس نے اپنے مقررہ ۷۰ دن پورے کر لیے ہیں مزید براں اگرچہ اس اجلاس کے دوران کوئی قانون سازی کا کام زیادہ نہیں ہوا مگر قومی اہمیت کے مسائل پر غور خوص کرنے میں معزز اراکین نے بھرپور حصہ لیا جو آپ سب پر عیاں ہے۔ میں تمام اراکین کو محبت اور اخلاص کے مقدس جذبات پیش کرتا ہوں تعمیر پاکستان اور محبت و ترقی وطن کے جذبات عالیہ کے ساتھ ساتھ بہ توفیق الٰہی اس ایوان بلوچستان میں آپ سب تشریف فرما ہیں میں دست دعا دراز کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ سب کو تعمیر بلوچستان حفظ حریت محبت باہمی اور تعمیر پاکستان کے لیے فکر عمل کی ہر توانائی عطا فرمائے اور ہم سب کا منتہا مقصود و فلاح اور بہبود بلوچستان رہے۔

میں قائد ایوان وزرا صاحبان قائد حزب اختلاف و معزز اراکین کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے رواں اجلاس میں ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کیا میں صحافی حضرات کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت اور دل چسپی کے ساتھ اسمبلی کی کارروائی صوبے کے عوام تک پہنچائی میں ضلعی انتظامیہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی اپنے فرائض منصبی نہایت دیانت داری اور خلوص کے ساتھ سرانجام دیے۔

آخر میں میں اسمبلی سیکرٹریٹ کے آفیسران اور عملہ کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتا جن کی شب و روز ان تھک محنت کی بدولت اسمبلی کی کارروائی پایہ تکمیل کو پہنچی۔ میں آپ سب حضرات کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ اب سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سنائیں گے۔

order

In Exercise of the power conferred on me by clouse (b) of Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Lt General (R) Imran ullah khan, Governor Balochistan here by Prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Mondays the 17th October, after the session is over.

Dated Quetta the

16th October, 1994.

Sd/-

(LT. General Imran ullah khan)
Governor Balochistan.

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ایک بج کر پندرہ منٹ دوپہر۔ غیر معینہ مدت تک ملتوی ہو گیا)